ناولٹ

دلہن میں بنا کے لے جاؤں گا

اقبال بانو

ناولٹ

دلہن میں تجھ کو لے کے جاؤں گا

اقبال بانو

موجو اپنی موج مستی میں لاؤنج میں ڈسٹنگ کرتے ہوئے حسبِ معمول اپنی اونچی بے سُری آواز میں گا رہا تھا۔

''آج کالا جوڑا پا ساڈی فرمائش تے......''

تبھی فون کی گھنٹی بجی......اور وہ بجتے فون کو گھورنے لگا۔

''ایک تو یہ کم بخت، بے سُرا وقت بے وقت بجنا شروع کر دیتا ہے اچھے بھلے موڈ کا ستیاناس کر دیا......''

''ہاں جی، موجو بول رہا ہوں۔'' صافی کندھے پر ڈال کر اس نے ریسیور اٹھایا۔

''اچھا جی کہہ دوں گا..... چھوٹے صاحب کو۔ ہاں جی بڑے صاحب کو بھی بتا دوں گا' خدا حافظ۔'' ریسیور کریڈل پر پٹخ کر صافی سے فون کی گرد جھاڑتے ہوئے وہ بڑبڑایا۔

''آ جائیں گی بڑی بیگم صاحبہ..... نرا عذاب ہر وقت روک ٹوک.....'' تبھی ملیحہ آتی دکھائی دیں۔

''کس کا فون تھا موجو.....'' ملیحہ نے آ کر پوچھا۔

''فیصل آباد سے فون تھا، بڑی بیگم صاحبہ کل آ رہی ہیں۔ انہیں ائر پورٹ سے لے لیا جائے۔''

''اچھا میں عثمان سے کہہ دوں گی تم یہاں سے فارغ ہو جاؤ تو ایک نظر ڈرائنگ روم پر بھی ڈال لینا شام کو مہمان آنے ہیں۔''

''کل تو صفائی کی تھی..... سچ بیگم صاحبہ کمر دُہری ہو گئی..... بھابی جی نے سیٹنگ بدلوائی ہے صوفے کھینچ، کھینچ کر میں تو مر گیا.....'' وہ دکھی لہجے میں بولا۔

''اب زیادہ بک، بک نہ کرو اور کام کرو.....''

''کوئی کام شہناز کو بھی کہا کریں.....'' وہ بڑبڑایا۔

''وہ کچن میں مصروف ہوتی ہے؟ تجھ سے یہ صفائی ستھرائی نہیں ہوتی۔ نخرے نہ دکھا زیادہ۔'' ملیحہ ڈانٹ ڈپٹ کر وہاں سے چلی گئیں۔

''ہائے اماں کہاں مجھے پھنسا گئیں..... کام کر کر کے میں تو ادھ موا ہو جاتا ہوں.....'' موجو میز کا شیشہ رگڑتے ہوئے بھی گا رہا تھا۔

☆☆☆

عائزہ کچن میں کھانا بنا رہی تھی اور ملیحہ بھی وہیں کچن ٹیبل پر سبزی کی ٹوکری رکھے سلاد کے لیے کھیرے چھیل رہی تھیں۔

''عائزہ بیٹا! آج مسز بخاری آ رہی ہیں مشعل کے لیے تو تم اسے کہہ دو کہ اچھی طرح تیار ہو کر شام کو ان کے سامنے آئے۔''

''مشعل کا رشتہ ہے ممی.....؟'' خوشی سے عائزہ نے پوچھا۔

''ہاں بیٹا ..... مسز بخاری کا بیٹا عزیر امریکا میں ہوتا ہے آج کل آیا ہوا ہے بہت ویل ایجوکیٹڈ اور بہت ڈیسنٹ لڑکا ہے احمد کو بھی بہت پسند ہے۔ اب مشعل او کے کر دے تو.....''

''جی ہاں، بات تو مشعل پر ختم ہوتی ہے۔'' عائزہ کچھ سوچتے ہوئے بولی۔

''تم اسے سمجھانا..... اچھے رشتے بار، بار نہیں آتے اور ایک وقت ہوتا ہے جب پروپوزل آتے ہیں۔'' ملیحہ نے بہو سے رسانیت سے کہا۔

''جی ممی.....'' عائزہ سر ہلاتے ہوئے بولی۔

''اور کتنے اچھے، اچھے پروپوزل ریجیکٹ کر چکی ہے اور تم کہہ دینا کہ اب میں اس کی کوئی بات نہیں سنوں گی۔'' ملیحہ کی آواز تیز ہو گئی۔ غضب خدا کا 25 برس کی ہو گئی ہے۔''

''آپ کی نرمی کا فائدہ اٹھاتی ہے۔'' عائزہ مسکرا کر ساس کو دیکھتے ہوئے بولی۔

''میری نرمی سے زیادہ بڑی اماں کی نرمی..... انہی کے لاڈ پیار نے بگاڑا ہے اسے، اکلوتے ہونے کا یہ مطلب تو نہیں کہ ہر مرتبہ اپنی منوائی جائے اس بار تو دیکھ لینا انکار بھی کرے گی تو مجھے نہیں سننا.....'' ملیحہ مضبوط لہجے میں بولیں۔

''ٹھیک ہے..... میں سمجھاؤں گی.....'' عائزہ مسکراتی رہی اور ہانڈی میں چمچ ہلاتی رہی اور ملیحہ بڑبڑا رہی تھیں۔

''غضب خدا کا ماسٹر کر کے دو سال سے گھر بیٹھی ہے اور میری نیندیں حرام ہو رہی ہیں اور اس کے دماغ نہیں ملتے۔''

عائزہ کچھ نہیں بولی بس مسکراتی رہی۔

☆☆☆

''واٹ..... نان سینس، یہ بھلا کیسے ہو سکتا ہے ممی اور پپا میری شادی کا فیصلہ مجھ سے پوچھے بغیر کر دیں۔

امپاسبل......“ مشعل کو تو پتنگے لگ گئے۔

”بھئی مجھے تو ممی نے جو کچھ کہا وہ تمہیں کہہ دیا.....“ عائزہ اس کے بیڈ ... پر بیٹھی اور اسے غور سے دیکھتی رہی۔

”اور ممی یہ بھی کہہ رہی تھیں کہ انکار کی گنجائش نہیں ہے، تمہارے پاس۔“

”مگر کیوں...... میں کوئی گائے بکری ہوں؟“ وہ تڑخ کر بولی۔

”کیونکہ بندہ امریکا سے آیا ہے......“ عائزہ شرارت سے بولی۔

”بھابی...... میں نے کسی امریکا پلٹ سے شادی نہیں کرنی کہہ دیں ممی کو......“

”کیوں، لڑکیاں تو امریکا، انگلینڈ کے خواب دیکھتی ہیں۔“ عائزہ حیرت سے کہنے لگی۔

”میں نے کبھی ان ملکوں کے خواب کیا، کبھی ان میں بسنے کے بارے میں سوچا تک نہیں اور یوں بھی مجھے اپنے ملک سے محبت ہے میرا جینا، مرنا اسی جگہ ہے۔“

”ارے، یہ تو تم سیاسی بیان دے رہی ہو۔“ عائزہ ہنستے ہوئے کہہ رہی تھی۔

”بس کہہ دیا ناں ممی سے کہہ دیں آپ......“

”مشی کیا مسئلہ ہے؟“ عائزہ سنجیدگی سے پوچھ رہی تھی۔

”کوئی مسئلہ نہیں ہے۔“ مشعل جلدی سے بولی۔

”آخر تم شادی کیوں نہیں کرنا چاہتیں؟“

”کس نے کہا کہ مجھے شادی نہیں کرنی، بس جس روز میری پسند کا بندہ مل گیا اس روز ممی کو کہوں گی مجھے اس کے سنگ ٹور دیں......“ مشعل نہایت اطمینان سے بولی۔

”وہ کہاں ہے؟“ عائزہ آنکھیں نچاتے ہوئے پوچھ رہی تھی۔

”کہیں تو ہوگا اور جو میرا نصیب ہوگا وہ ایک روز ضرور آئے گا۔“ وہ مسکرا کر بولی۔

”چاہے تم بوڑھی ہو جاؤ۔“

”وہ جلدی آئے گا......“ مشعل پُریقین لہجے میں بولی۔

”مگر میں تمہیں بتادوں کہ ممی، عزیر کا پروپوزل ایکسپٹ کرنے کا تہیہ کیے بیٹھی ہیں۔“ عائزہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

”ایسا نہیں ہوسکتا......“ اب مشعل بے ساختہ کہنے لگی۔

”مشی کیوں تنگ کرتی ہو سب کو...... اگر کوئی تمہیں پسند ہے تو بتادو، مجھے یقین ہے ممی، پپا کبھی انکار نہیں کریں گے۔“

”بھابی...... مجھے آپ کی سپورٹ لینے کی ضرورت نہیں...... مجھ میں اتنی جرأت ہے کہ میں ممی کو بتادیتی کہ مجھے فلاں پسند ہے مگر ابھی میرے دل کے کاغذ پر کسی کا نام نہیں لکھا۔“ مشعل آہستہ سے کہنے لگی۔

”یعنی دل کا کاغذ کورا ہے۔“ وہ معنی خیز انداز میں بولی۔

”آف کورس......“

”مگر عزیر بخاری تو شام کو اپنی ماں کے ساتھ آرہا ہے، دیکھو شاید تمہیں پسند ہی آجائے۔“ عائزہ کی بات کو فوراً کاٹ کر وہ جتاتے ہوئے انداز میں بولی۔

”میں نے کہا ناں کہ مجھے باہر کے بندے سے شادی کرنی ہی نہیں بتادیں ممی کو......“

”مگر ممی تو تمام پروگرام سیٹ کیے بیٹھی ہیں اور یقیناً پپا اور بلال بھی جلد آفس سے آجائیں گے...... اور مجھے یقین ہے یہ پروپوزل اوکے ہوجائے گا۔“

”اوہ مائی گاڈ......“ مشعل ماتھے پر ہاتھ مار کر رہ گئی۔ ”بھابی آپ ممی کو کہہ دیں کہ وہ مسز بخاری کو منع کردیں وہ نہ آئیں۔“

”اب تو پروگرام طے ہے۔“ عائزہ بولی۔ ”اب کوئی گنجائش نہیں۔“

”فار گاڈ سیک میں انکار کردوں گی ان کے سامنے ہی......“ مشعل نے دھمکی دی۔

"اچھا تم فکر نہ کرو، میں بلال سے کہہ دوں گی وہ ممی کو سمجھا دیں کہ آج حامی نہ بھریں۔ ذرا چھان بین کر لی جائے۔" عائزہ نے اس کا کندھا تھپکا۔

"ایک تو دادو بھی فیصل آباد جا کر بیٹھ گئی ہیں......" مشعل پریشانی سے بولی۔

"don't wory......تم ریلیکس ہو جاؤ...... جو تم چاہو گی وہی ہوگا......"

"میں پریشان نہیں ہوں بھابی...... اور مجھے معلوم ہے جو میں چاہوں گی وہی ہوگا مگر یہ جو نمائش ہے، زبردستی کی لبوں پر مسکراہٹ سجانی، یہ مجھے پسند نہیں۔"

"ایسا تو ہوتا ہے......میں نے بھی یہ بھگتان بھگتے تھے۔"

"مگر میں نہیں بھگت سکتی...... اجنبی لوگوں کے سامنے ہونٹ نہیں پھیلا سکتی...... کہہ دیں ممی کو...... شادی نہ ہوئی عذاب ہو گیا۔" وہ غصے سے کشن بیڈ پر پٹخ کر بولی۔

"کہا ناں تم پریشان نہ ہو کوئی حل نکل آئے گا۔" عائزہ دلاسہ دینے لگی۔

"حل نکلے یا نہ نکلے مسز بخاری کو منع کر دیں۔"

"اب منع کرنا اچھا نہیں لگتا، آنے دو......اب وہ تمہیں زبردستی تو لے جانے سے رہے۔" عائزہ اسے سمجھا رہی تھی۔ "میں ابھی ممی سے بات کرتی ہوں۔" مگر وہ غصے سے دانت کچلتے ہوئے تلملائے جا رہی تھی۔

☆☆☆

"ممی، مشعل نہیں مان رہی۔" ملیحہ الماری سے کچھ نکال رہی تھیں کہ عائزہ کمرے میں آ گئی۔

"اس کا تو دماغ خراب ہو گیا ہے دیکھتی ہوں کیسے انکار کرتی ہے۔" ملیحہ غصے سے بولیں۔ "بھلا اتنے اچھے رشتے بار، بار ملتے ہیں...... کتنا بڑا بزنس ہے عزیر کا...... شکاگو میں، میں آج ہی حامی بھر لوں گی یونہی اپنے بخت کو جوتے مار رہی ہے یہ لڑکی......"

"ممی آپ سوچ لیں، آج حامی نہ بھریں...... سوچنے کے لیے کچھ وقت لے لیں۔"

"بیٹا کیسی باتیں کرتی ہو پورے 32 سال پرانا تعلق ہے ہمارا...... اور عزیر کے والد آصف صاحب اس دوستی کو رشتے داری میں بدلنا چاہتے ہیں۔"

"آپ کی بات بھی سچ ہے مگر مشعل......"

"خود ہی ٹھیک ہو جائے گی۔" وہ بے پروائی سے بولیں۔

"مجھے تو نہیں لگتا وہ ٹھیک ہو گی......" عائزہ بڑبڑائی۔

☆☆☆

عثمان احمد بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے کہ ملیحہ ان کے لیے چائے لے کر آئیں اور مگ ان کے ہاتھ میں تھما کر ایک دم کہنے لگیں۔

"عثمان اس لڑکی کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔"

"کیا ہوا......؟" عثمان بیوی کو دیکھتے ہوئے بولے۔

"کہتی ہے عزیر بخاری کو منع کر دیں کہ نہ آئیں......" ملیحہ ان کے ساتھ بیٹھی تھیں۔

"مگر وجہ......؟"

"یہی کہ وہ پاکستان سے باہر نہیں جانا چاہتی......"

عثمان احمد پریشان نظروں سے بیوی کو دیکھنے لگے۔

"تمہیں پہلے ہی مشعل سے پوچھ لینا چاہیے تھا۔ اب دیکھو شام کو وہ لوگ آ رہے ہیں اور......آخر یہ لڑکی چاہتی کیا ہے؟" چائے کا ایک گھونٹ لے کر وہ پوچھنے لگے۔

"یہی تو سمجھ نہیں آ رہی......" ملیحہ پریشانی سے بولیں۔

"ہمیں ثانیہ اور رابعہ نے تو اتنا تنگ نہیں کیا تھا، پہلا رشتہ آیا اور انہوں نے سر جھکا لیا اور مشعل......"

عثمان احمد نے گہری سانس لے کر بات ادھوری چھوڑ دی۔

"اسے اماں کے لاڈ پیار نے برباد کر دیا ہے۔" ملیحہ جلدی سے بولیں۔

''ایسی بات نہیں ہے، تم الزام مت دھرو اماں پر..... نرا اماں کا بھی دوش نہیں ہے کچھ ہم بھی برابر کے قصوروار ہیں۔''

''بس بہت ہو چکا اب میں، آج حامی بھرلوں گی۔'' ملیحہ غصے سے بولیں۔

''ابھی رہنے دو، کل اماں آرہی ہیں ان سے بھی تو مشورہ کرلیں۔'' عثمان احمد برجستہ بولے۔

''رہنے دیں، وہ تو مشعل کا ہی ساتھ دیں گی۔ ہماری کس نے سنتی ہے۔'' ملیحہ منہ بنا کر بولیں۔

''ایسا نہیں ہوگا، تم جو چاہو گی وہی ہوگا۔'' عثمان احمد محبت بھری نظروں سے انہیں دیکھنے لگے۔

''عثمان آپ کو پتا تو ہے عزیر اتنا پڑھا لکھا ہے، شکاگو میں بزنس، اپنا ذاتی گھر اور کیا چاہیے مشعل کو عیش کرے گی۔'' ملیحہ کہہ رہی تھیں..... تبھی دروازے پر دستک ہوئی۔

''آجاؤ.....''

''بیگم صاحبہ مہمان آگئے ہیں میں نے ڈرائنگ روم میں بٹھا دیا ہے۔'' موجو نے آکر بتایا۔

''اچھا ہم آتے ہیں۔'' پھر عثمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہنے لگیں۔ ''دیکھ لیں مسز بخاری کو کتنی جلدی ہے، دیے گئے وقت سے گھنٹا پہلے ہی آگئیں۔ اب آپ بھی آجائیں..... اور اپنی لاڈلی کو بھی سمجھا دیں زیادہ تماشا نہ کرے.....'' ملیحہ کمرے سے نکل گئیں اور عثمان گہری سانس بھر کر دروازے کی طرف دیکھتے رہے۔

☆☆☆

ڈرائنگ روم میں سب ہی موجود تھے۔ عزیر تو بلال اور عثمان احمد سے باتیں کررہا تھا۔ عائزہ چائے کے لوازمات سرو کررہی تھی۔ ملیحہ اور مسز بخاری باتوں میں مصروف تھیں۔

''مسز بخاری یہ رول بھی تو لیں ناں.....''

''بس ملیحہ بہت کھالیا ہے ویسے بھی میں آج کل ڈائٹ پر ہوں۔''

''آپ ڈائٹ کرتی ہیں آنٹی.....'' عائزہ نے حیرت سے پوچھا۔

''ہاں بیٹا، خود کو فٹ رکھنے کے لیے میں تو جم بھی جاتی ہوں۔ فورٹی پلس کے بعد تو اپنی مینٹننس بہت ضروری ہے۔''

''بہت ماڈرن ساس ہوں گی یہ تو.....'' عائزہ نے سر ہلا کر سوچا۔

''ارے بھئی مشعل کو تو بلاؤ..... جس کے لیے میں آئی ہوں اور عزیر کو بھی ساتھ لائی ہوں تاکہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ لیں۔'' مسز بخاری مسکرا کر کہہ رہی تھیں۔

''ہاں..... ہاں عائزہ جاؤ بیٹا بلاؤ مشعل کو.....'' ملیحہ جلدی سے بولیں۔ عائزہ جی اچھا کہتی باہر چلی گئی۔

☆☆☆

مشعل اپنے کمرے میں کھڑکی میں کھڑی دانتوں سے اپنے ناخن کاٹ رہی تھی۔ وہ جب بہت پریشان ہوتی، تو یونہی دانت سے ناخن کترنے لگتی ہے۔

''چلو بنو تمہارا بلاوا آگیا ہے۔'' عائزہ آکر بولی۔

''بھابی آپ جائیں، میں اپنی نمائش نہیں کراؤں گی۔'' مشعل نے تلملا کر کہا۔

''مشعل کہنا مانو..... عزیر تمہیں دیکھنا چاہتا ہے۔'' عائزہ نے بتایا۔

''کیوں، میں کوئی گائے بکری ہوں جو وہ مجھے دیکھنا چاہتا ہے..... میں جیتی جاگتی لڑکی ہوں مجھے تماشا نہیں بننا.....'' وہ تڑخ کر بولی۔

''تم نہ جاکر تماشا بنو گی..... پتا ہے مسز بخاری سو، سو باتیں کریں گی۔''

''کیا باتیں کریں گی؟'' مشعل غصے سے کہہ رہی تھی۔

''کچھ بھی وہ کہہ سکتی ہیں اور پتا ہے تم نہیں جاؤ گی تو تمہارے کریکٹر پر باتیں کی جائیں گی۔ تب کیا کرو گی.....'' عائزہ نے ڈرانا چاہا۔

''مائی فٹ...... مجھے پروا نہیں......''

''مگر ہمیں پروا ہے...... کیا تم میرا کہا بھی نہیں مانو گی......'' عائزہ ملتجی لہجے میں بولی۔

''بھابی آپ......؟'' مشعل کی سمجھ میں کچھ نہیں آرہا۔

''پلیز مشعل چلو تم...... وہ لوگ انتظار کررہے ہیں۔''

''اچھی مصیبت ہے بندہ اپنی مرضی سے جی بھی نہیں سکتا......'' جھنجلا کر وہ بیڈ پر بیٹھ گئی۔

''مشعل......'' عائزہ اسے گھورتی ہوئی بولی تو وہ ایک دم اٹھ کھڑی ہوئی اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

''مشعل منہ پر تو کچھ لگالو...... مانا کہ تم بہت خوب صورت ہو......''

''میں جیسی ہوں ویسی ہی نظر آنا چاہتی ہوں اور میں آپ کو بتارہی ہوں مسز عائزہ بلال کہ مجھے امریکا نہیں جانا اور نہ ہی ایسے بندے سے شادی کرنی ہے جو ملک سے باہر رہتا ہو۔'' مشعل نے مڑ کر اسے دیکھا اور بولی۔

''تم چلو تو......'' عائزہ اسے کندھوں سے تھام کر باہر دھکیلتی چلی گئی۔

☆☆☆

مشعل عائزہ کے ہمراہ ڈرائنگ روم میں آئی تو پہلے عزیر کی نظر اس پر پڑی...... پنک ٹراؤزر اور پرنٹڈ لانگ شرٹ میں گلے میں دوپٹا ڈالے اپنے بالوں کی اونچی سی پونی بنائے بغیر میک اپ کے بھی وہ عزیر بخاری کے دل میں اتر گئی۔ عزیر بخاری ایک دم ہی اٹھ کھڑا ہوا۔

''تشریف رکھیے...... مسٹر عزیر......'' مشعل نے سپاٹ لہجے میں کہا اور عزیر کے قریب ہی بیٹھ گئی۔ عزیر بھی اپنی جگہ بیٹھ چکا تھا۔ ملیحہ نے پہلو بدلا...... اور خشمگیں نظروں سے بیٹی کو دیکھا۔

''چائے لوگی مشعل......؟'' عائزہ نے پوچھا۔

''نو تھینکس......'' تروشے لہجے میں مشعل نے کہا۔

''مشعل! بیٹا آپ نے ماسٹر کرلیا ہے؟'' مسز بخاری محبت سے پوچھ رہی تھیں۔

''جی آنٹی پچھلے سال......'' مشعل آہستگی سے بولی۔

''اب کیا کررہی ہو؟''

''کچھ بھی نہیں......'' سپاٹ لہجے میں جواب دینے لگی۔

''کوکنگ کا شوق نہیں ہے کیا......؟'' عائشہ بخاری نے پوچھا۔

''ممی اور بھابی ہیں ناں کچن سنبھالنے کے لیے......'' وہ روڈ لہجے میں بولی۔

''ہاں بھئی، یہ تو ہے مگر تم بھی تو کچھ سیکھو......'' مسز بخاری ہنستے ہوئے بولیں تو مشعل مسکرادی۔

''میں نے جب تمہیں دیکھا تھا تو میرا خیال ہے تم دس گیارہ برس کی تھیں۔''

''اب تو میں بہت بڑی ہوگئی ہوں۔'' مشعل نے مسکرا کر کہا۔

''اور بہت پیاری بھی...... دیکھو ملیحہ ہم نے مشعل کے بغیر دیکھے پسند کرلیا...... یہ تو آج ایک فارملیٹی ہی تھی۔'' وہ ملیحہ سے کہنے لگیں۔

''اب میں جاؤں آنٹی...... آپ نے فارملیٹی پوری کرلی......؟'' مشعل کھڑے ہوتے ہوئے بولی۔

''ہاں، ہاں جاؤ......'' مسکرا کر مسز بخاری نے کہا۔ مشعل جھٹ سے باہر نکل گئی۔

''لگتا ہے مشعل اس پرپوزل سے خوش نہیں، کیا تم نے بتایا تھا اسے ملیحہ......؟'' مسز بخاری نے اپنی تشویش کو الفاظ دے ڈالے۔

''ایسی بات نہیں ہے عائشہ بھابی...... ہماری مشی ذرا اوور کانفیڈنٹ ہے۔''

''خیر مجھے تو بہت پسند ہے۔ آگے اس کی اور آپ کی مرضی......'' مسز بخاری نے کندھے پر ساڑی کا پلو درست کرتے ہوئے کہا۔

''بھابی کل میری والدہ بھی آجائیں گی تو ان سے مشورہ کرکے آپ کو بتائیں گے۔'' عثمان احمد جلدی سے بولے کہ کہیں ملیحہ فوراً حامی نہ بھرلیں۔

''ہاں عائشہ بھابی! ہمارے لیے تو یہ آنر ہوگا کہ عزیر ہمارا داماد بنے......'' ملیحہ نے محبت بھری نظروں سے عزیر کو دیکھا۔

''میں جلد جواب چاہوں گی۔ اصل میں میرا ارادہ ہے کہ عزیر کی جلد شادی کر دی جائے۔ آپ یہ بات ذہن میں رکھیے گا عزیر صرف دو ماہ یہاں ہے۔'' نخوت سے عائشہ بخاری نے کہا تھا۔

''جی......جی......'' ملیحہ سر ہلا کر رہ گئیں۔

''اور مجھے یقین ہے تمہارا جواب ہاں میں ہی ہوگا ملیحہ......'' پھر ایک دم وہ اٹھ کھڑی ہوئیں۔

''اب ہمیں اجازت دو، میں تمہارے جواب کی منتظر رہوں گی۔''

''آپ پریشان نہ ہوں جواب ہاں میں ہی ہوگا......بس اماں سے مشورہ کرنے دیں۔'' ملیحہ بھی صوفے سے اٹھیں۔

''ضرور مشورہ کریں۔''

''آپ لوگ ڈنر ہمارے ساتھ کریں۔'' بلال نے کہا۔

''نہیں پھر کبھی سہی......ابھی ہم نے عزیر کی پھوپی کے ہاں جانا ہے اور ڈنر وہیں ہے ہمارا......'' عائشہ بخاری نہایت ادا سے کہتی ہوئے دروازے کی طرف بڑھیں اور پھر عائزہ کے قریب رک کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھتے ہوئے کھنکھناتے لہجے میں کہنے لگیں۔

''بھئی ہماری ہونے والی بہو کو بھی کوکنگ سکھاؤ کہ عزیر اچھے کھانوں کا بہت شوقین ہے۔''

عائزہ کچھ نہیں بولی، بس سر ہلا کر رہ گئی۔ سب انہیں گیٹ تک چھوڑنے آئے تھے عزیر نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔ عائشہ بخاری، ملیحہ اور عائزہ سے گلے مل کر کار میں بیٹھ گئیں۔ طویل ڈرائیو وے سے کار آہستہ، آہستہ سرکتی چلی گئی۔

☆☆☆

عثمان اندر آئے تو لاؤنج میں مشعل بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی۔ وہ آگے بڑھے اور اس کے پاس بیٹھتے ہوئے کہنے لگے۔

''ٹی وی دیکھا جا رہا ہے۔''

''جی پپا......'' مشعل کی نظریں اسکرین پر جمی تھیں۔

''تم نے دیکھ لیا عزیر کو؟'' تبھی ملیحہ بھی آکر ان کے سامنے بیٹھ گئیں۔

''جی دیکھ لیا...... بہت اچھی طرح۔'' مشعل تڑخ کر بولی۔

''ہم بات پکی کر دیں؟'' ملیحہ نے پوچھا۔

''کیوں......؟'' مشعل بھویں چڑھا کر پوچھنے لگی۔

''بیٹا میرا خیال ہے عزیر اچھا لڑکا ہے، میں بخاری صاحب کو تیس بتیس برس سے جانتا ہوں۔'' عثمان احمد، ملیحہ کو چپ رہنے کا اشارہ کرکے...... مشعل سے کہنے لگے۔

''پپا میں نے عزیز سے شادی نہیں کرنی......'' وہ صاف انکار کر رہی تھی۔

''پھر کس سے کرنی ہے، وہ بتا دو......'' ملیحہ غصے سے کہہ رہی تھیں۔

''میں بات کر رہا ہوں ناں......؟ ہاں بیٹا وجہ......؟'' عثمان، بیوی کو ڈپٹ کر بیٹی سے پوچھنے لگے۔

''پپا میں آپ لوگوں سے دور نہیں جا سکتی......میں تو دوسرے شہر جانے کا کبھی نہیں سوچ سکتی......چہ جائیکہ دوسرے ملک تو نیور'' مشعل سر کو نفی میں ہلاتی رہی۔

''مشعل میری جان......'' عثمان احمد نے اسے لپٹا لیا......''بیٹا ہمیں بھی تم سے بہت محبت ہے اور بے تحاشا ہے مگر میری جان ہم چاہتے ہیں تم خوش رہو تمہیں کسی چیز کی کمی نہ ہو......عزیر اپنے والدین کا اکلوتا بیٹا ہے، اس کا بہت بڑا بزنس ہے، ہم تمہارا بھلا چاہتے ہیں......''

''پپا میرے نصیب میں جو ہوگا وہ یہاں بھی مل جائے گا۔''

''سچ کہا تم نے...... مگر بیٹا بہتر سے بہترین کی تلاش تو ہوتی ہے ناں......'' ایک دم ملیحہ بولیں۔

''اور سچ پوچھو تو ہم ان کے برابر کے نہیں پھر بھی......''

''ہاں، انہوں نے احسان کیا ہے مجھ پر......'' تلملا کر مشعل نے کہا...... ''مجھے پسند کر کے......''

''احسان ہی سمجھو انہیں لڑکیوں کی کیا کمی ہے۔''

''تو پھر میرا اب بھی جواب نہ ہے...... یہ دیکھیں کہ کتنے عرصے سے وہ باہر ہے، کیا پتا وہاں شادی کر چکا ہو بچے ہوں؟''

''ایسی بات نہیں......'' عثمان جلدی سے بولے۔

''اکثر ایسا ہوتا ہے...... آپ مانیں اس بات کو......'' اپنے لہجے میں مضبوطی پیدا کر کے مشعل بولی۔

''میں معلومات کرواؤں گا میرے وہاں اور دوست ہیں۔''

''کسے فرصت ہے کہ ہمارے لیے معلومات کرتا پھرے وہاں کی لائف بہت فاسٹ ہے، بس پپا آپ انکار کر دیں۔'' مشعل مصر تھی۔

''تم سوچ لو اچھی طرح پھر بتانا......'' عثمان احمد اٹھ کھڑے ہوئے۔

''میرا جواب مہینے بعد بھی یہی ہوگا۔''

''ایموشنل نہیں ہوتے میری جان......'' عثمان احمد نے اس کا گال تھپتھپایا۔

''بس میں ہاں کر دوں گی تم مانو یا نہ مانو...... چلیں عثمان کمرے میں...... اب میں دیکھتی ہوں کیسے نہیں مانے گی یہ۔'' غصے سے ملیحہ کہتی عثمان احمد کے ساتھ وہاں سے چلی گئیں...... مشعل مٹھیاں بھینچ کر غرائی اور پھر کشن اٹھا، اٹھا کر پھینکنے لگی۔

''اللہ کرے تم مرجاؤ عزیر بخاری......'' وہ زور سے چلائی۔

''ہائیں...... ہائیں کیا ہوا......؟'' کچن سے ہاتھ پونچھتی عائزہ فوراً باہر آئی۔

''کچھ نہیں ہوا، دماغ خراب ہے میرا۔''

''اس میں تو کوئی شک نہیں۔'' عائزہ نے ہنس کر کہا۔

''بھابی آپ بلال بھائی سے کہہ دیں کہ وہ ممی کو سمجھائیں ورنہ میں عین نکاح کے وقت انکار کر دوں گی۔'' غصے سے کہتی ہوئی مشعل وہاں سے چلی گئی۔

''یا خدا کیا ہوگا اس کا۔'' عائزہ نے سر تھام لیا۔

''اچھی مصیبت ہے جب میں شادی نہیں کرنا چاہتی تو گھر والوں کو کیا پڑی ہے۔ کیسے کہوں کہ مجھ سے گھر نہیں سنبھلتا......'' اپنے کمرے میں اِدھر سے اُدھر ٹہلتی وہ سوچے جا رہی تھی۔

''مرد جو شوہر بن جاتا ہے اس کے ناز نخرے نہیں اٹھائے جاتے جیسے میری بہنیں، ثانیہ اور رابعہ کرتی ہیں۔ میکے بھی آتی ہیں تو وہ دم چھلوں کی صورت ساتھ، ساتھ ہی ہیں۔ بندے کی پرائیوسی ہی نہیں رہتی۔ یہ شادی ہے کہ مرد کی خدمت جو مجھ سے نہیں ہوگی۔ جوتے پالش کرو، اس کا لباس پریس کرو، آفس جاتے ہوئے تیاری کراؤ، لیٹ آئے تو نیند برباد کرو، صبح جلدی اٹھو، میں بھلا یہ سب کر سکتی ہوں؟ کبھی نہیں اور اسی وجہ سے مجھے شادی سے چڑ ہے۔'' اس نے اپنے ہاتھ کی ہتھیلی پر اپنا ہی مکا مارا۔

☆☆☆

''موجو، موجو پتا نہیں کم بخت کہاں مر گیا......'' مشعل، موجو کو آوازیں دیتے ہوئے سیڑھیاں اترتی آ رہی تھی۔

''کم بخت ذرا، ذرا سی دیر میں بوتل کے جن کی طرح غائب ہو جاتا ہے۔ ممی، عائزہ بھابی کہاں ہیں آپ سب؟'' تبھی انٹرنس کا دروازہ کھلا اور عشرت جہاں سفید دودھ جیسا لباس پہنے سفید غرارہ، چکن کا کُرتہ اور سفید ملتانی کڑھائی کا دوپٹا اوڑھے ہاتھ میں شیشوں کے کام کا بٹوا لیے آنکھوں پر نظر کا موٹا چشمہ لگائے اندر چلی آئیں۔ مشعل کی ان پر نظر پڑی تو خوشی سے

تقریباً چلاتے ہوئے بولی۔
''ارے دادو آپ؟'' وہ بھاگ کر ان سے دونوں بازو پھیلائے جا لپٹی۔'' آپ آگئیں اور آنے کی اطلاع ہی نہیں دی دادو......''
''میں صدقے میری جان......'' عشرت جہاں اس کا ماتھا چومتے ہوئے بولیں۔'' ارے میرے سامنے ہی تو فریدہ نے فون کیا تھا۔ تمہیں پتا نہیں ائر پورٹ لینے مجھے بلو (بلال) ہی آیا تھا۔''
''اچھا مجھے تو کسی نے نہیں بتایا......چلیں آپ اِدھر بیٹھیں۔'' مشعل نے انہیں صوفے پر بٹھایا اور بلال بھائی کا پوچھنے لگی۔
تبھی موجو عشرت جہاں کا اٹیچی اور بیگ لیے اندر آیا۔
''یہ کہاں رکھوں......چھوٹے صاحب تو واپس آفس چلے گئے۔''
''یہیں پر رکھ دے، کیا چھت پر رکھے گا۔'' عشرت جہاں تیز لہجے میں بولیں۔
''اچھا اور سنائیں دادو سفر کیسا کٹا......؟'' مشعل نے انہیں اپنی طرف متوجہ کیا۔
''اے لو سفر کا کیا ہے بھلا......'' عشرت جہاں دونوں پاؤں صوفے پر رکھتے ہوئے بولیں۔
''بیٹا ڈیڑھ دو گھنٹے کی تو بات ہے، بیٹھو اور پہنچ جاؤ۔''
''سچ دادو، میں آپ کے لیے بہت اداس تھی۔''
''میں بھی تمہارے لیے بہت اداس تھی۔ فریدہ تو بہت روک رہی تھی مگر میں نے کہہ دیا کہ بس میں نے جانا ہے، تم بہت یاد آرہی تھیں ناں......''
''بہت اچھا کیا جو آپ آگئیں۔'' تبھی موجو ٹرے میں شربت کا جگ اور مشعل کے لیے پائن ایپل جوس لے آیا جو اس نے منگوایا تھا۔ اور سامنے میز پر رکھ دیا۔
''یہ ملیحہ اور عائزہ کہاں ہیں؟'' عشرت جہاں کے پوچھنے پر موجو جلدی سے بتانے لگا۔
''دادو......وہ بھابی کو لے کر ڈاکٹر کے پاس گئی ہیں۔''
''کب گئی ہیں؟'' مشعل نے حیرت سے پوچھا۔
''ابھی تھوڑی دیر پہلے!'' موجو بولا۔
''کیا ہوگیا بہو کو......؟'' عشرت جہاں نے تشویش سے پوچھا۔
''مجھے پتا نہیں، آپ یہ شربت پئیں......'' مشعل نے شربت سے بھرا گلاس انہیں تھمایا۔

☆☆☆

''ارے اماں آپ کب آگئیں؟'' ملیحہ گھر میں داخل ہوتے ہی ساس کو دیکھ کر آگے بڑھیں۔
''کیا نہ آتی' میرا گھر ہے یہ......'' عشرت جہاں بیٹھے، بیٹھے ہی ان سے گلے ملنے لگیں۔
''جی، آپ ہی کا گھر ہے' خوشی ہے کہ آپ آگئیں۔'' ملیحہ ان کا تلخ لہجہ برداشت کرکے بولیں۔
''کیسی ہو دلہن اور تمہاری ساس تمہیں ڈاکٹر کنئے کیوں لے گئی تھیں؟''
''وہ دادو......'' عائزہ گھبرا کر ملیحہ کو دیکھنے لگی۔
''اماں بس طبیعت خراب تھی۔'' ملیحہ نے آہستہ سے کہا۔
''ارے دلہن مجھ سے کیا چھپانا کوئی خوشخبری ہوگی؟'' وہ چشمہ درست کرتے ہوئے بولیں۔
''ہاں یہی بات ہے......'' ملیحہ مسکرا کر بولیں۔
''لو میں تو اڑتی چڑیا کے پر گن لوں۔ مجھے تو دلہن کی اتری شکل دیکھ کر ہی اندازہ ہوگیا کہ یہ دو جی سے ہے۔'' عشرت جہاں ہنستے ہوئے کہنے لگیں۔
عائزہ ان کی بات پر شرما رہی تھی اور مشعل منہ پھیر کر مسکرانے لگی۔
''جاؤ بیٹا تم ریسٹ کرو......مشعل، موجو سے کہو عائزہ کو دودھ میں اوولٹین ملا کر دے۔'' ملیحہ نے مشعل سے کہا۔
''ممی میں خود کچن میں جا کر پی لوں گی، کیا آپ کے لیے اسکوائش لاؤں؟'' وہ جلدی سے ساس سے پوچھنے لگی۔

''ہاں لے آؤ بلکہ رہنے دو، مشعل لے آئے گی، تم آرام کرو...... اب مشعل بھی کام کرے......'' ملیحہ جلدی سے بولیں تو وہ ناگواری سے ماں کو دیکھنے لگی۔

دادو نے اس کے ناگوار موڈ کا اندازہ لگالیا تھا۔ انہوں نے جلدی سے اسے ساتھ لانے والے لان کے سوٹ کے تحفوں میں لگالیا۔ اب وہ اٹیچی کھولے کپڑوں کو دیکھ رہی تھی۔

☆☆☆

ناشتے کی میز پر سب ہی موجود تھے۔ بلال پراٹھا اپنی پلیٹ میں رکھتے ہوئے بولا۔

''شکر ہے دادو کے آنے سے پراٹھا تو ملا ورنہ سچ میں تو بریڈ کھا کھا کر تنگ آ گیا تھا۔''

''تمہیں کون کہتا تھا بریڈ لو...... خود ہی کہتے ہو لائٹ ناشتا ہو۔'' ملیحہ، بلال کو ڈانٹ کر بولیں۔

''ارے تو دلہن سے کہا کرو بنا کر دے پراٹھے...... عورت کا کام کیا ہوتا ہے مرد کے کھانے پینے کا خیال رکھنا۔'' انہوں نے عائزہ کی طرف دیکھا۔

''اماں بس یہ یونہی عائزہ کو چھیڑ رہا ہے۔'' ملیحہ نے کہا۔

''آخاہ آج تو کھیر بھی ہے زبردست......'' ذیشان نے ڈونگے کا ڈھکن اٹھایا اور چاندی کے ورق سے سجی کھیر دیکھ کر بے ساختہ پکار اٹھا۔

''اس کا کریڈٹ بھی دادو کو جاتا ہے۔'' بلال بولا۔

''دادو نہ ہوتیں تو اتنا زبردست بریک فاسٹ نہیں ملتا......'' بلال نے مسکراتی نظروں سے عائزہ کو دیکھا جو شوہر کی بات پر مسکرا رہی تھی۔

''ارے میری مشعل کہاں ہے، اس نے ناشتا نہیں کرنا کیا؟''

''اماں وہ چائے لا رہی ہے، آپ نے خود ہی تو اسے کہا ہے۔''

''اوہ، میری تو مت ماری گئی ہے۔'' عشرت جہاں نے ہنس کر ماتھے پر ہاتھ مارا۔

ملیحہ اور عثمان احمد نے ایک دوسرے کو کچھ اشارہ کیا۔ عثمان احمد گلا کھنکھار کر عشرت جہاں سے مخاطب ہوئے۔

''اماں ایک بات کہنی ہے آپ سے۔''

''ہاں...... ہاں ضرور کہو......'' وہ کھیر نکالتے ہوئے بولیں۔

''اماں وہ مشعل کا پروپوزل آیا ہے، لڑکا بہت پڑھا لکھا ہے اور اس کا امریکا میں بزنس ہے، بہت اچھے لوگ ہیں اور اب یہ......''

''تم صاف انکار کردو......'' عشرت جہاں، عثمان احمد کی بات کاٹ کر بولیں۔

''انکار...... مگر کیوں......؟'' بے ساختہ ملیحہ کے لبوں سے نکلا......

''بس میں نے کہہ دیا ہے......'' جملہ اطمینان سے کہا گیا۔

''انکار کی کوئی وجہ تو ہو اماں......؟'' عثمان بھی حیران و پریشان ماں کو دیکھنے لگے۔ بلال اور عائزہ بھی ناشتے سے ہاتھ کھینچ بیٹھے۔

مشعل ٹرے اٹھائے دروازے کے قریب تھی۔ عشرت جہاں کا جملہ اس کے کانوں میں پڑا۔ اس کے لب مسکرائے۔''اب ہوگا انکار......''

''میں نے مشعل کا رشتہ اللہ دتہ سے طے کردیا ہے۔'' اگلے لمحے دادو نے بم پھوڑا تھا۔ مشعل کے ہاتھ سے ٹرے چھوٹ گئی۔ زوردار قسم کا چھناکا ہوا۔

''کیا ہوا مشی......؟'' بلال جلدی سے کرسی دھکیل کر مشی کی طرف بڑھا اور اس کا ہاتھ تھام کر بولا...... مشی کا چہرہ زرد تھا۔

''ارے کیا ہوا چوٹ تو نہیں لگی بیٹی......'' ملیحہ نے بھی اٹھ کر پوچھا۔

''شکر ہے چائے کپوں میں نہیں تھی۔'' بلال نے ٹوٹے کپ دیکھتے ہوئے کہا۔

''وہ فلاسک میں ڈال کر موجو لا رہا ہے۔'' مشعل کی گھٹی، گھٹی آواز نکلی تھی۔

''چوٹ تو نہیں لگی ناں......؟'' عشرت جہاں

محبت سے پوچھ رہی تھیں۔

''کبھی ہاتھ پاؤں چلائے ہوں تو ناں...... ڈھنگ سے کام نہیں کیا جاتا...... اتنا قیمتی سیٹ توڑ دیا۔'' ملیحہ غصے سے چلانے لگیں۔

''اے، ہے شکر کرو بہو، بچی بچ گئی، کیوں میں چائے نہ تھی ورنہ جل جلا جاتی تو......'' ملیحہ کو گھورتے ہوئے عشرت جہاں بولیں۔

''دل تو جل گیا ناں دادو......'' مشعل نے دل ہی دل میں سوچا۔

''چلو پریشان نہ ہو ٹوٹنے والی چیز تھی ٹوٹ گئی تم میرے پاس بیٹھو......'' عشرت جہاں بولیں۔ ''اور آرام سے ناشتا کرو۔'' وہ اسے پچکارنے لگیں۔

''اماں آپ مشعل کے لیے رشتہ بتا رہی تھیں؟'' عثمان احمد پوچھ رہے تھے۔

''ہاں بھئی، مجھے تو اللہ دتہ بہت پسند ہے پھر اپنی مشعل کا جوڑ بھی ہے۔''

''کیا فریدہ آنٹی کا ملازم ہے؟'' ذیشان نے انتہائی سنجیدگی سے پوچھا۔

''اے لو ملازم کیوں ہونے لگا، پہلوٹی کا بیٹا ہے فریدہ کا......'' عشرت جہاں تنک کر بولیں۔

''مگر ان کے تو دو ہی بیٹے ہیں آفتاب اور آصف...... یہ اللہ دتہ کہاں سے آ گیا۔'' ذیشان حیرت سے پوچھ رہا تھا۔ ''اور یہ نام بھلا...... کیسا نام ہے؟''

''شادی کے پورے سات برس بعد ہوا تھا تو اس کا نام میں نے رکھا تھا اللہ دتہ......'' عشرت جہاں جوش و خروش سے بتانے لگیں۔

''آپ نے ایسا نام کیوں رکھا، آکورڈ سا......؟'' ذیشان نے پوچھا۔

''اے لو، اللہ نے دیا تھا تو میں نے نام اللہ دتہ رکھ دیا منتوں مرادوں والے بچوں کے نام ایسے ہی ہوتے ہیں۔ جیسے اللہ رکھا، اللہ بخش، خدا بخش وغیرہ......''

''تو کیا اور لوگوں کو بچے اللہ نہیں دیتا...... ڈاکٹر دیتا ہے شاید......'' ذیشان بولا۔

''بکومت......'' ملیحہ نے ذیشان کو جھڑکا۔

''اماں وہ تو شاید نصرت خالہ کے پاس رہتا تھا چھوٹا سا تھا تو وہ لے گئی تھیں۔ جب آفتاب اور آصف جڑواں پیدا ہوئے تھے۔''

''ہاں...... ہاں... وہی ...... وہی......'' عشرت جہاں جلدی سے بولیں۔

''مگر اماں مجھے یاد پڑتا ہے ایک بار میں قصور گیا تھا تو وہ بستی کے بچوں کے ساتھ میلے کچیلے کپڑوں میں گلی میں گلی ڈنڈا کھیل رہا تھا...... کالا سا بچہ......''

''تو کیا ہوا...... اب تو نہیں کھیلتا...... اب بڑا ہو گیا ہے، اب اس کا اپنا بزنس ہے اور وہ واپس فریدہ کے پاس آ گیا ہے۔ اور اب کالا بھی نہیں ہے۔'' دادو ہنس دیں۔

''کب سے فریدہ کے پاس آیا ہے؟'' عثمان شاک کی کیفیت میں پوچھ رہے تھے۔

''دو سال ہو گئے غالباً۔''

''بزنس کیا کرتا ہے؟'' بلال نے پوچھا۔

''اخلاق نے اسے اپنے فارم ہاؤس پہ ڈیری فارم بنا کر دیا ہے۔''

''کیا...... کیا......؟'' بلال نے کرسی پر پہلو بدلا۔

''ہاں تقریباً ڈھائی تین سو بھینسیں ہیں۔'' وہ بولیں۔

''بھینسیں...... تو ان کا کیا کرتے ہیں مسٹر اے ڈی......'' ذیشان حیرت سے بولا۔

''دیکھ بھال کرتا ہے اور ان کا دودھ بیچتا ہے۔'' عشرت جہاں بولیں۔

''یعنی گوالا ہے......؟'' ذیشان نے جلدی سے پوچھا۔

''دادو...... کیا ہماری بہن کے لیے گوالا رہ گیا ہے؟'' بلال میز پر مکا مار کر غصے سے بولا اور اٹھ کھڑا ہوا۔ ''نہیں کرنا ہم نے یہ رشتہ......''

''مگر میں طے کر آئی ہوں، یہ رشتہ ضرور ہوگا۔'' وہ تنک کر بولیں۔

''دادو آپ زیادتی کر رہی ہیں، مشی نے کتنے

اچھے، اچھے رشتے ریجیکٹ کر دیے اور اب ہم اسے ایک گوالے سے بیاہ دیں...... ایسا ہرگز نہیں ہوگا۔''

''تم اسے دیکھو تو بلو...... لاکھوں میں ایک ہے...... اتنا لمبا، اونچا، چوڑی چھاتی، گول چہرہ، بڑی بڑی آنکھیں......'' عشرت، اللہ دتہ کے قصیدے پڑھ رہی تھیں۔

''کیا پہلوان ہیں؟'' ذیشان ہولے سے بولا مگر عشرت جہاں نے سن لیا تنک کر بولیں۔

''چل بے ادب، بڑا بھائی ہے تمہارا بلکہ ہونے والا بہنوئی۔''

''آپ نقشہ ایسا ہی تو کھینچ رہی ہیں میں سمجھا......'' ذیشان سر کھجانے لگا۔

''عثمان دیکھ رہے ہو تم اپنے لڑکوں......'' وہ بیٹے سے مخاطب...... تھیں جو خود بھی ششدر بیٹھے تھے۔ ملیحہ بھی پریشان تھیں۔

''اماں آپ نے مجھ سے مشورہ تو کرنا تھا۔'' وہ گھٹے، گھٹے لہجے میں بولے۔

''کیا مشورہ کرتی...... مشی پر میرا حق نہیں......؟'' عشرت جہاں غصے سے بولیں۔

''کیوں نہیں حق مگر......''

''کیا میں اس کا برا چاہوں گی؟ ہاں بولو......''

''یہ بات نہیں مگر اماں... آپ دیکھیں تو...... لوگ کیا کہیں گے کہ میں نے اپنی بیٹی ایک گوالے کو دے دی۔''

''اے لو وہ کہاں سے گوالا ہو گیا، ایک کاروبار ہے اس کا...... پتا ہے منوں کے حساب سے دودھ جاتا ہے، ڈیری ملک کمپنی کی چمچماتی گاڑیاں آ رہی ہیں جا رہی ہیں۔ اتنا دودھ ہے بلکہ اخلاق تو کہہ رہا تھا کہ خالہ یہ اللہ دتہ ہم سے زیادہ کما رہا ہے۔'' عشرت جہاں ہنستے ہوئے بولیں۔

مشعل عجیب نظروں سے ماں کو دیکھنے لگی جیسے کہہ رہی ہو۔ ''مجھے بچالیں۔''

''اماں وہ تو ٹھیک ہے مگر ہم نے اللہ دتہ کو دیکھا بھی نہیں۔'' ملیحہ کی بات کاٹ کر وہ تنک کر بولیں۔

''میں تو دیکھ آئی ہوں اور اس کا فوٹو بھی ساتھ لائی ہوں دیکھ لو بس رشتہ طے ہے پھر اپنے، اپنے ہوتے ہیں۔''

''پھر بھی اماں بہت باتیں دیکھی جاتی ہیں۔''

''کیا دیکھا جاتا ہے، وہ غیر تو نہیں بس آئندہ ماہ فریدہ اور اخلاق آئیں گے منگنی کرنے...... گرمیاں نکلتے ہی شادی کر دیں گے میں کہہ آئی ہوں۔'' وہ حتمی انداز میں بولیں۔

''اتنی جلدی......'' گڑبڑا کر ملیحہ، عثمان احمد کو دیکھنے لگیں۔

''کوئی جلدی نہیں ہے یا پھر میرے فیصلے کی کوئی وقعت ہی نہیں۔''

''یہ بات نہیں اماں...... مشعل سے تو پوچھ لیں۔'' انہوں نے گیند مشعل کے کورٹ میں پھینکی۔

''مشعل کبھی انکار نہیں کرے گی۔ وہ میری پوتی ہے کیوں بیٹا......؟'' عشرت جہاں نے اس کی طرف دیکھا۔ وہ ہونٹ کچل رہی تھی کچھ بولے بغیر کرسی کھسکا کر ڈائننگ روم سے نکل گئی۔

''آپ کو پتا ہے دو سال میں کتنے رشتے آئے اور وہ نہیں مانی۔'' ملیحہ بتانے لگیں۔

''اب ضرور مانے گی کہ اللہ دتہ میری پسند ہے۔''

''آپ خود پوچھ لیں۔'' ملیحہ نے کہا۔

''پوچھنا کیا، مجھے پتا ہے دیکھو تو اب کیسے اٹھ کر چلی گئی ہے شرما کر...... اگر رشتہ پسند نہ ہوتا تو ضرور بولتی...... وہ بھلا چپ رہ سکتی ہے۔''

''مگر دادو مجھے یہ رشتہ پسند نہیں ہے۔'' بلال غصے سے کہہ کر اٹھنے لگا۔

''چائے تو پی لیں۔'' عائزہ نے کہا۔

''میرے کمرے میں لے آؤ......'' بلال ڈائننگ روم سے تیزی سے نکل گیا۔

''کہہ دیا ہے میں نے مشی کا رشتہ ہوگا تو اللہ دتہ سے ورنہ تم مجھ مری کا منہ دیکھو گے۔'' عشرت جہاں،

عثمان احمد کی طرف دیکھ کر بولیں۔
''اتنی سخت کنڈیشن نہ لگائیں اماں......'' عثمان احمد منمنائے۔
''بس بات فائنل کرو تاکہ میں فریدہ کو فون کردوں...... بلکہ چھوڑو تمہارے کان میں بات ڈال دی ہے، میں خود ہی فون کردوں گی کہ آجائیں......'' عشرت جہاں اطمینان سے کہتی رہیں۔ ملیحہ اور عثمان ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

☆☆☆

مشعل اپنے کمرے میں بیڈ پر بیٹھی رو رہی تھی۔ کمرے کی ہر چیز الٹ پلٹ تھی۔ ڈریسنگ ٹیبل کی ساری چیزیں الٹی پڑی تھیں۔
''یہ کیا کر رکھا ہے تم نے؟'' ملیحہ نے کمرے میں داخل ہوتے ہی کہا۔ مشعل نے روتے، روتے ماں کو دیکھا اور پھر بھاگ کر ان سے لپٹ گئی۔
''ممی، ممی میں نے اس اللہ دتہ سے شادی نہیں کرنی۔''
''تبھی تو کہتی تھی اتنے اچھے پروپوزل مت ٹھکراؤ، اب ناک پہ چھٹی ہے ناں......''
''آپ مسز بخاری سے حامی بھرلیں میں، میں عزیر سے شادی کرلوں گی مگر اس گوالے سے شادی نہیں کروں گی۔'' مشعل کے آنسو بہے جارہے تھے۔
''اب ممکن نہیں ہے یہ......'' ملیحہ نے ٹکا سا جواب دیا۔
''کیوں......؟'' مشعل تلملا گئی۔
''پہلے تم اپنی دادو کو سمجھاؤ، انکار کرو پھر میں مسز بخاری سے حامی بھروں گی۔''
''دادو نے آخر کیا سوچ کر یہ رشتہ طے کیا ہے۔'' وہ سسکتے ہوئے بولی۔
''بس ایسی ہی ہیں، وہ اپنی من مانی کرنے والی۔'' ملیحہ منہ بنا کر بولیں۔
''میں آپ کی بیٹی ہوں، آپ میرے بارے میں فیصلہ کریں۔''
''تم نے کب اختیار دیا ہے مجھے فیصلہ کرنے کا۔'' ملیحہ نے شکوہ کیا۔
''پلیز ممی، طعنے نہ دیں۔'' وہ ٹشو سے اپنی ناک پونچھتے ہوئے منمنائی۔
''پھر تم بھی تو چپ رہیں، بات شروع ہوئی تھی تو انکار کردیتیں۔''
''میں تو شاکڈ تھی آپ یقین کریں...... پلیز آپ کچھ کریں ناں......''
''اچھا تم فکر نہ کرو، میں فریدہ سے بات کرتی ہوں۔ وہ خود ہی انکار کردے یا پھر وہ اللہ دتہ سے کہے وہ انکار کردے۔'' ملیحہ نے دلاسا دیا۔
''یہ ٹھیک ہے۔'' مشعل نے اپنے آنسو پونچھے۔
''لیکن مسئلہ یہ ہے کہ اگر سب کی باہمی رضامندی سے اماں بات کر آئی ہیں تو کیا ہوگا۔''
''آپ پہلے بات تو کریں فریدہ آنٹی سے۔''
''دیکھتی ہوں۔'' ملیحہ نے کہا۔
''آپ صرف دیکھیں مت...... کریں بات میں دادو سے انکار کرنے جارہی ہوں۔'' مشعل، ملیحہ کے روکنے کے باوجود کمرے سے نکل گئی۔

☆☆☆

عشرت جہاں اپنے کمرے میں بیڈ پر بیٹھی تسبیح پڑھ رہی تھیں کہ مشعل کمرے میں داخل ہوئی۔ وہ اسے دیکھ کر مسکرائیں اور اشارے سے بیڈ پر بیٹھنے کو کہا۔ چند لمحے وہ تسبیح پڑھتی رہیں پھر ختم کرکے مشعل کے چہرے پر پھونک ماری اور اس کا ماتھا چوما۔
''ہاں بیٹا خیریت ہے ناں......''
''جی نہیں ہے خیریت......'' مشعل نے کہا تو عشرت جہاں نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ لیا۔
''اللہ خیر کرے، کیا ہوا؟''
''دادو مجھے اللہ دتہ سے شادی نہیں کرنی......'' مشعل نے ایک دم کہہ دیا۔
''تمہاری ماں نے کہا ہوگا کہ تم انکار کردو......'' وہ وثوق سے بولیں۔

"می نے مجھے کچھ نہیں کہا۔"
"پھر انکار کی وجہ......" وہ غرا کر پوچھنے لگیں۔
"دادو میں کیسے اس شخص سے شادی کرلوں جسے میں نے دیکھا بھی نہیں۔"
"پر میں نے تو دیکھا ہے۔" عشرت جہاں جھٹ سے بولیں۔
"میں نے تو نہیں دیکھا ناں......"
"میں فریدہ کو فون کرتی ہوں وہ اسے بھیج دے اور ہاں اللہ دتہ کی فوٹو میں ساتھ لائی ہوں تم دیکھ لو۔"
"نہیں دیکھنی میں نے اس کی فوٹو۔آپ نے اس کا نام دیکھا ہے جیسے پینڈووں کے نام ہوں۔" وہ جھنجلا کر بولی۔
"میں نے رکھا تھا یہ نام۔" عشرت جہاں سینے پر ہاتھ رکھ کر فخر سے بولیں۔
"دادو آپ سمجھتی کیوں نہیں......سب میرا مذاق اڑائیں گے میری دوستیں ہنسیں گی۔"
"لو کیوں ہنسیں گی بھلا......؟" وہ حیرت سے بولیں۔
"نام کا انسان کی شخصیت پر بہت اثر ہوتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ وہ بونگا سا ہوگا۔"
"چلو ہم نام بدل دیں گے۔" عشرت جہاں کے پاس ہر مسئلے کا حل تھا۔
"دادو میں نے کہہ دیا ناں کہ مجھے اللہ دتہ سے شادی نہیں کرنی تو نہیں کرنی، آپ فریدہ آنٹی سے صاف، صاف کہہ دیں۔" مشعل غصے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔
"میں تو نہیں کہوں گی۔"
"نہ کہیں......مگر یہ بھی سن لیں میں مرجاؤں گی مگر آپ کے اس مسٹر A.D سے شادی نہیں کروں گی۔" مشعل چلا کر کہتی تیزی سے کمرے کا دروازہ دھاڑ سے بند کرتی چلی گئی۔عشرت جہاں حق دق بیٹھی رہ گئیں۔

☆☆☆

عثمان احمد پریشان سے ہوئے ٹہل رہے تھے۔

ہوا

ہوا تم جانتی ہو سب کہ
میں نے رات کے پچھلے پہر چپکے سے
ساری داستاں تم کو سنائی تھی
تمہیں تو یاد ہی ہوگا
تبھی جب اشک میری بات کے
رستے میں حائل تھے
تبھی جب لفظ میرے درد کی
شدت سے گھائل تھے
میری سوچیں
جب اس کی چاپ کے پیچھے گئی تھیں تو
ہوا تم نے ہی میرا بھیگتا پلو سکھایا تھا
ہوا تم سن رہی تھی ناں
کہ جب اس نے کہا تھا
منتظر رہنا میں آؤں گا
ہوا......تم تو گواہ ہی ہو کہ تب سے اب تک
ان راستوں سے
میری آنکھوں کے دیے بجھنے نہیں پائے
ہوا تم تو اسی کے راستوں سے ہو کے آئی ہو
ہوا......وہ آرہا تھا ناں!

شاعرہ، عائشہ غازی
مرسلہ، امینہ عندلیب، سلانوالی

تقاضا

تم سے اِک بار ملاقات کا وعدہ تھا میرا
پھر تم سے بچھڑنے کا ارادہ تھا میرا
چاہو تو صرف اِک میری ذات کو چاہو
یہی اِک معصوم تقاضا تھا میرا

شاعرہ: ستارہ آمین کومل، پنجاب

''آپ نے آج آفس نہیں جانا۔ میں نے آپ کے کپڑے نکال دیے ہیں۔'' ملیحہ انہیں یوں ٹہلتا دیکھ کر پوچھنے لگیں۔

''جانا تو تھا مگر اب دل نہیں چاہ رہا۔''

''چلیں پھر آرام کرلیں۔''

''ذہن پریشان ہو تو آرام کیسا......؟''

''آپ ذہن پر زور نہ دیں' اماں کو مشی سنبھال لے گی...... اور مزے کی بات یہ ہے کہ وہ خود کہہ رہی ہے کہ مسز بخاری سے حامی بھرلیں۔''

''اچھا بھئی واہ......'' عثمان خوشدلی سے بولے۔

''اماں خفا تو ہوں گی عثمان......'' ملیحہ نے خدشہ ظاہر کیا۔

''ہونے دو، میں اپنی بیٹی کو اس پینڈو کے حوالے کردوں ایسا نہیں ہوگا۔ تمہیں پتا نہیں کہ نصرت خالہ بہت ہی پسماندہ علاقے میں رہتی تھیں جہاں صرف پرائمری تک اسکول تھا۔''

''اچھا پھر اخلاق بھائی کہاں پڑھے؟'' ملیحہ نے پوچھا۔

''وہ تو ان کے والد نے لاہور اپنے ایک دوست کے پاس بھیج دیا تھا، وہ وہیں ہاسٹل میں رہے...... اور تعلیم مکمل کرکے زمین بیچ کر فیصل آباد میں دو فیکٹریاں لگالیں۔ اللہ نے ہاتھ تھاما تو زرعی زمین بھی خریدلی۔''

''پھر ایسی جگہ انہوں نے اللہ دتہ کو کیوں بھیجا......؟''

''بھیجا تو چند ماہ کے لیے تھا کہ فریدہ بھابی کے دونوں جڑواں بچے بیمار ہوگئے تھے تب یہ اللہ دتہ ڈیڑھ برس کا تھا۔ تو نصرت خالہ لے گئیں اور پھر خود ہی بعد میں کہنے لگیں کہ تمہارے ہاں تو دو بچے ہیں، یہ میرے پاس ہی رہے...... بس اپنے آرام کی خاطر اللہ، دتہ کا فیوچر تباہ کردیا فریدہ بھابی نے۔''

''اب تو ضرور پچھتاتی ہوں گی۔'' ملیحہ افسردہ لہجے میں بولیں۔

''یقیناً......'' عثمان بولے۔

''اور دیکھیں ناں...... آفتاب اور آصف کتنے فرمانبردار ہیں، باپ کا بزنس اور فیکٹریاں سنبھالی ہیں...... اگر ان دونوں میں سے کسی کے لیے مشی کو مانگتیں تو میں کبھی انکار نہیں کرتا...... مگر اللہ دتہ...... نو نیور...... میں تو اسے دیکھے بغیر ہی رشتے کے لیے راضی نہیں ہوں۔ مجھے معلوم ہے اس پسماندہ گاؤں میں کیسی تربیت ہوئی ہوگی اللہ دتہ کی...... نصرت خالہ کا بہت لاڈلا تھا، ایک نمبر کا شرارتی، ضدی اور بدتمیز بھی۔'' اب کے وہ غصے سے بول رہے تھے۔

''آپ فریدہ بھابی سے یا اخلاق بھائی سے بات تو کرکے دیکھیں۔'' ملیحہ نے مشورہ دیا۔

''اماں...... اخلاق کی بڑی خالہ ہیں وہ کبھی اماں کے فیصلے سے انحراف نہیں کرنے کا۔''

''اب مشعل انکار کرے گی اور اماں کھٹ سے مجھ پر الزام دھریں گی کہ میں نے اسے سکھایا ہے۔''

''یہ تو ہوگا تم برداشت کرو......'' بیوی کی بات پر عثمان احمد مسکرا کر بولے۔

''سب برداشت کرلوں گی اپنی بچی کی خاطر......'' ملیحہ بولیں۔ ''آپ کو کیا پتا رو، رو کر اس نے اپنی حالت بگاڑ لی ہے۔''

''تم اسے سمجھاؤ کہ کچھ نہیں ہوگا، وہی ہوگا جو وہ چاہے گی۔'' عثمان احمد راکنگ چیئر پر بیٹھ کر زور، زور سے جھولنے لگے جیسے اندر کا اضطراب باہر نکال رہے ہوں۔

☆☆☆

''عثمان بیٹا دیکھو میں یہ تصویر لائی تھی اللہ دتہ کی تم بھی دیکھ لو...... کتنا خوب صورت ہے اللہ دتہ مشی کا جوڑ ہے۔'' عشرت جہاں نے عثمان احمد کو تصویر تھمائی اور پاس ہی بیٹھ گئیں۔ تصویر دیکھ کر ہی انہیں ایک جھٹکا لگا۔

''یہ...... یہ اللہ دتہ ہے اماں؟'' بے یقینی بھی تھی اور حیرت بھی۔

''ہاں تو کیا اچھا نہیں ہے۔ بالکل ہیرو لگ رہا

ہے ناں......''

ملیحہ نے بھی تصویر دیکھی مگر کوئی کمنٹس نہیں دیے.....تصویر اب بلال کے ہاتھ میں تھی۔

''دادو نام سن کر جو امیج بنا تھا یہ تو اس سے بھی بڑھ کر ہے۔'' بلال تصویر دیکھ کر غصے سے بولا۔

''ہے ناں......؟'' عشرت جہاں خوش ہو کر بولیں۔

''میں ابھی فریدہ آنٹی کو فون کر کے کہتا ہوں ہمیں یہ رشتہ قطعاً منظور نہیں......''

''ہاں......ہاں کرو فون، غضب خدا کا اماں کو مشی کے لیے یہی بر ملا تھا۔'' ملیحہ بھی تلملا کر بولیں۔

''دیکھ لو بہو تم پچھتاؤ گی۔'' عشرت جہاں... وارننگ کے انداز میں بولیں۔

''میں نہیں پچھتاتی، ایک گوالے سے بیٹی بیاہ دوں اور ساری زندگی میری بچی مجھے بد دعائیں دیتی رہے ہونہہ......''

''سوچ لو ایسا رشتہ نہیں ملنے کا۔''

''آخر اللہ دتہ میں ہے کیا جو آپ اتنی حمایتی ہیں۔'' بلال غصے سے بولا۔

''اپنا خون ہے، میرے سگے بھانجے کی اولاد ہے اور یوں بھی آج کل کا دور بہت خراب ہے، لوگ ہوتے کچھ ہیں بتاتے کچھ ہیں ......اللہ دتہ تو اپنا ہے۔ کیا ہوا جو زیادہ پڑھا لکھا نہیں......دسویں فیل ہے تو......''

''میٹرک فیل......؟'' بلال کا جی چاہا اپنے بال نوچ لے۔ بلال کو لگا جیسے اس پر چھت آگری ہو۔

''آپ کو پتا ہے دادو، مشی ایم اے پاس ہے۔'' بلال نے یاد دلایا۔

''تو کیا ہوا......مردوں کی جیب دیکھی جاتی ہے ڈگریاں نہیں......'' وہ بے نیازی سے بولیں۔

''مگر ہم مشی کو ایسے شخص سے بیاہیں گے جو ڈگریاں بھی رکھتا ہو۔'' پھر وہ ماں کی طرف دیکھ کر بولا۔

''ممی آپ مسز بخاری کو کہہ دیں کہ ہمیں عزیر کا پروپوزل منظور ہے۔''

''بلو تم اچھا نہیں کر رہے......تم فیصل آباد جاؤ اور اللہ دتہ کا بزنس دیکھو کتنا بڑا فارم ہاؤس ہے۔ سچ دل خوش ہو گیا وہاں جا کر۔ اللہ دتہ کہہ رہا تھا کہ بڑی اماں میں تو شادی کے بعد یہیں رہوں گا۔''

''بھینسوں کے باڑے میں؟'' عثمان احمد بہت بے ساختہ بولے۔

''لو کیوں بھلا......وہاں تو وہ شاندار کوٹھی بنوائے گا مشی کی پسند سے۔''

''کچھ بھی ہوا، ماں میں اپنی مشی ایک گوالے کو نہیں دے سکتا۔''

''اے لو وہ خود تو کام نہیں کرتا تقریباً سو سے اوپر تو ملازم ہیں......اور روز کی آمدنی کم از کم لاکھ سے اوپر ہے۔''

''دادو چاہے اس کی آمدنی روزانہ کی ایک کروڑ ہو، مجھے یہ رشتہ قبول نہیں۔'' بلال مضبوط لہجے میں بولا۔

''تمہیں تمہاری ماں نے پٹی پڑھائی ہوگی۔'' وہ وثوق سے بولیں۔

''اماں بلو غلط نہیں کہہ رہا، میں جان بوجھ کر تو بیٹی کو آگ میں نہیں جھونک سکتا۔'' عثمان احمد کے تو کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا تھا آخر وہ بول ہی پڑے۔

''ٹھیک ہے بیٹا، ماں کی یہی حیثیت ہے سب کے سامنے میرا فیصلہ رد کر رہے ہو۔'' عشرت جہاں کی آواز بھرا گئی۔

''اماں، پلیز آپ سمجھیں آپ کا کہا سر آنکھوں پر مگر یہ میری بیٹی کے مستقبل کا معاملہ ہے۔''

''تو ٹھیک ہے، تم یوں کرو میرا ٹکٹ کٹاؤ اور مجھے زمان کے پاس بھجوا دو آج ہی......'' وہ بولیں۔

''اماں آپ بات سمجھنے کی کوشش کریں۔'' عثمان احمد گڑبڑا گئے۔

''بس عثمان اب بات ختم......بہت رہ لی میں تمہارے پاس، تم مجھے زمان کے پاس لاہور بھیجو اب میں آنے کی نہیں......''

''اچھا اماں ایک بات تو سنیں۔'' عثمان، ماں کا ہاتھ تھام کر بولے۔

''مجھے کچھ نہیں سننا تم ابھی زمان کو فون کر دو...... وہ آکر لے جائے یا پھر تم مجھے جہاز میں بٹھا دو۔'' عشرت جہاں ہاتھ چھڑاتے ہوئے بولیں۔

''اماں آرام سے، اتنا غصہ اچھا نہیں ہے، وہ اپنی مشعل......''

''مشعل تمہاری بیٹی ہے میری تو کچھ بھی نہیں لگتی ناں۔ وہ بھاڑ میں جائے اور تم بھی جو کرنا ہے وہ کرو...... مجھے نہ تم سے غرض ہے نہ تمہاری آل اولاد سے۔'' وہ اٹھ کھڑی ہوئیں۔

''ارے اماں خفا نہ ہوں، میری بات سنیں تو سہی......'' عثمان ماں کو بٹھاتے ہوئے بولے۔

''کیا سنوں......؟'' وہ دوبارہ بیٹھ گئیں۔

''مجھے ایک بار اللہ دتہ سے ملنے دیں، میں اسے دیکھ تو آؤں......''

''پھر کیا ہوگا...... وہ بدل جائے گا۔ ڈیری فارم کی جگہ مل اونر بن جائے گا۔''

''پلیز اماں...... مجھے دیکھنے دیں کہ وہ میری مشعل کو خوش رکھ سکے گا۔''

''تو کیا اس کے ماتھے پہ لکھا ہوگا یہ جملہ کہ میں مشعل کو خوش رکھوں گا۔''

''پلیز آپ مجھے ایک موقع تو دیں ناں......'' عثمان زچ ہو کر بولے۔

''اگر پھر بھی تمہیں پسند نہیں آیا تو......؟''

''تو پھر بات کریں گے ناں......''

''نہیں...... کوئی بات نہیں ہوگی، تمہیں یہ رشتہ کرنا ہوگا......'' وہ ضدی لہجے میں بولیں۔

''ٹھیک ہے۔'' عثمان احمد گہری سانس لے کر بولے۔ ''مگر مشی نے انکار کر دیا تو پھر نہیں ہوگا یہ رشتہ۔''

''وہ میری پوتی ہے کبھی انکار نہیں کرے گی۔ میں سمجھاؤں گی اسے۔'' وہ بولیں۔

''پپا! اگر اللہ دتہ کو دیکھنے کے بعد بھی رشتہ منظور کرنا ہے تو پھر بن دیکھے ہی مشی کو کنویں میں دھکیل دیں۔'' بلال تلملا کر بولا۔

''دیکھیں گے بیٹا......'' عثمان احمد پُرسوچ لہجے میں بولے۔

''دیکھنا تم باچھیں کھل جائیں گی تمہاری۔'' عشرت جہاں نہایت وثوق سے بولیں۔ اور عثمان احمد ماں کو دیکھ کر رہ گئے۔ ملیحہ نے بھی پہلو بدلا مگر بولیں کچھ نہیں۔

☆☆☆

گھر کے سب افراد ہی اللہ دتہ کے رشتے سے پریشان تھے۔ خوش تھیں تو صرف عشرت جہاں...... عثمان اور ملیحہ ایک دوسرے سے نگاہ نہیں ملا پا رہے تھے۔ بار، بار اللہ دتہ کی تصویر ان دونوں کی آنکھوں میں گھوم رہی تھی۔

بڑا سا گول چہرہ، بڑی، بڑی مونچھیں، آنکھوں میں بھر بھر سلائیاں سرمہ ڈالا گیا کہ آنکھیں اور بڑی لگیں۔ تیل میں چپڑے گھنگرالے بال اور پیشانی پر پڑی ایک لٹ...... بلکہ بالوں کا گچھا ماتھے پر رکھا ہوا...... ایک کان میں بالی...... مسکراتے لب اور کالا کُرتہ زیب تن کیے ہوئے جس کے گلے پر سلور تلے کی کڑھائی۔ یہ حلیہ عثمان احمد کی آنکھوں میں لہراتا تو ان کی سانسیں رکنے لگتیں۔

''اُف اماں، آپ نے میری لاڈلی ماڈرن بیٹی کے لیے یہ رشتہ پسند کیا...... میں کیسے اس ہونق کو بیٹی کا ہاتھ تھما دوں......'' عثمان احمد دونوں ہاتھوں میں اپنا سر تھام کر بیڈ پر بیٹھ گئے۔

''اب کیا ہوگا عثمان؟'' ملیحہ پریشان لہجے میں پوچھنے لگیں۔

''میں فیصل آباد جاؤں گا اور......'' ملیحہ ان کی بات کاٹ کر بولیں۔

''عثمان آپ کو جانے کی ضرورت نہیں اور نہ ہی انکار کریں فی الحال......''

''کیوں......؟'' ایک دم وہ سر اٹھا کر پوچھنے لگتے۔
''بلال کو بھیج دیں یا پھر اللہ دتہ کو یہاں بلالیں، آپ کا جانا مناسب نہیں ہے۔ اخلاق بھائی یہ نہ سوچیں کہ گھر آ کر انکار کر دیا۔ قریبی رشتہ ہے ہمارا......''
''تمہاری بات تو درست ہے، ٹھیک ہے بلو کو بھیجتے ہیں...... وہ کسی طرح اللہ دتہ کو انکار کے لیے مجبور کر دے۔''
''ہاں یہ صحیح ہے تاکہ ہم پہ بھی بات نہ آئے۔'' عثمان احمد بولے۔'' ذرا بلال کو بلاؤ تو......'' عثمان احمد کہنے لگے تو ملیحہ اٹھ کر کمرے سے نکل گئیں۔
''یا اللہ میری سن...... اللہ دتہ خود انکار کر دے۔'' عثمان نے دعائیہ انداز میں ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

☆☆☆

''آپ نے بلوایا ابو......؟'' بلال کمرے میں آ کر بولا۔
''ہاں بیٹھو......'' عثمان احمد نے کہا تو وہ ان کے سامنے ہی چیئر پر بیٹھ گیا۔
''میں چاہتا ہوں تم فیصل آباد جاؤ اور اللہ دتہ کا کاروبار اور اسے دیکھ آؤ۔''
''گستاخی معاف، میں نہیں جاؤں گا۔''
''بیٹا آخر اماں کو ہم نے جواب دینا ہے تو کوئی معقول وجہ تو ہو۔''
''یہ وجہ کم ہے کہ وہ میٹرک فیل ہے۔'' بلال نے کہا۔
''تمہیں پتا ہے کہ اگر ہم نے اماں کی بات نہ مانی تو وہ زمان کے ہاں چلی جائیں گی اور کتنی بدنامی ہوگی میری۔''
''تو پھر دادو کی بات کو اوکے کر دیں، مشی کو کنویں میں ڈال دیں۔'' وہ بے نیازی سے بولا۔ تبھی عشرت جہاں چلی آئیں۔
''اے عثمان، یہ صبح سے تمہارے کمرے میں کیا گٹ پٹ ہو رہی ہے۔'' وہ بڑے کروفر سے پوچھ رہی تھیں۔
''ایسی کوئی بات نہیں......'' عثمان احمد جلدی سے بولے۔''آپ آئیں بیٹھیں اماں۔''
''ارے کوئی سازش بُن رہے ہو تم اور تمہاری بیوی، بچے۔''
''آپ کو وہم رہتا ہے۔ میں تو بلال سے کہہ رہا تھا کہ اللہ دتہ کو دیکھ آئے۔''
''کیا وہ بیمار ہے؟'' عشرت جہاں حیرت سے کہنے لگیں۔
''یہ بات نہیں اماں...... فریدہ بھابی کیا سوچیں گی کہ ہم نے اللہ دتہ کو دیکھے بھالے بغیر ہی حامی بھری کیا لڑکی ہم پر اتنی ہی بھاری تھی؟'' وہ بات بنانے لگے۔
''وہ کبھی نہیں کہے گی، وہ تو بہت خوش ہے۔''
''پھر بھی اماں...... میں بلال کو سمجھا رہا تھا کہ یہ چلا جائے ایک فارمیلٹی ہی تو پوری کرنی ہے ناں......''
''تو پھر......؟'' دادو نے چشمے کی اوٹ سے بلال کو دیکھا۔
''یہ مان ہی نہیں رہا۔''
''دیکھو میاں اول تو میں دیکھ آئی ہوں، مجھے وہ ہر طرح سے پسند ہے اگر تم لوگوں نے ضروری دیکھنا ہے تو فریدہ سے بات کرواؤ میری اس سے کہتی ہوں اللہ دتہ کو بھیج دے تم سب ہی دیکھ لینا۔''
''جی یہ بہتر ہے دادو...... وہ ایسی چیز ہے جسے ہر کوئی دیکھنا پسند کرے گا۔'' بلال تلملا کر بولا اور کمرے سے چلا گیا۔
''تم فریدہ کا نمبر ملاؤ میں بات کروں گی۔'' عثمان احمد بیوی کی طرف دیکھنے لگے۔ عشرت جہاں ان کی حرکت دیکھ کر تنک کر بولیں۔
''بیوی کو پھر دیکھ لینا، بھاگی نہیں جا رہی، مجھے فریدہ کا نمبر ملا کر دو۔'' عثمان احمد جلدی سے نمبر ملانے لگے اور پھر فون ماں کو تھما دیا۔
''بیل جا رہی ہے اماں۔''

''ارے ہیلو کون......؟''
''ارے اللہ دتہ میری جان، میں صدقے تیرے...... میں کہہ رہی ہوں تم کراچی آسکتے ہو، ہاں، ہاں'' وہ ہنس کر بولیں...... ''وہی بر دکھوے کے لیے...... ہاں بھئی سب تمہیں دیکھنا چاہتے ہیں، چلو پھر تم کل ہی آجاؤ...... مجھے تو انتظار ہے کہ کب تم دولہا بن کر آؤ اور میری مشی کو بیاہ کر لے جاؤ...... چلو تم دو چار دن میں آجانا۔''
عثمان اور ملیحہ ان کی بات پر پہلو بدلنے لگے۔
''اچھا بھئی اپنی ماں کو سلام کہنا...... بس تم آؤ، انتظار ہے تمہارا...... سب کو۔ اللہ حافظ......'' عشرت جہاں فون عثمان کے حوالے کرتے ہوئے بولیں۔
''بس ایک دو روز میں آرہا ہے دیکھ لینا۔ داد دو گے میری پسند کی اتنا زیادہ سیدھا سا ہے۔ عیش کرے گی میری مشی۔'' عشرت جہاں کرسی سے اٹھیں اور آہستہ آہستہ باہر نکل گئیں۔ کمرے میں موجود ملیحہ اور عثمان ایک دوسرے سے نظریں نہیں ملا پائے۔

☆☆☆

فون کی گھنٹی بج رہی تھی، ملیحہ لاؤنج میں آئیں تو وہاں مشعل بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی۔
''فون ہی اٹھالو کم از کم۔''
''مجھے اب فون کی بیل سے ڈر لگتا ہے ممی......'' مشعل آہ بھر کر بولی۔
''کیوں بیٹا......؟''
''پتا نہیں کیوں لگتا ہے دوسری طرف اللہ دتہ یعنی مسٹر اے ڈی نہ ہو۔'' ملیحہ نے گہری سانس لے کر فون اٹھایا۔
''ارے آپ! السلام علیکم...... عائشہ بھابی۔''
''میرے خیال میں ابھی تک آپ رشتے کے بارے میں سوچ رہی ہیں۔'' عائشہ بخاری بولیں۔
''جی، جی ہاں...... وہ میری ساس آگئی ہیں تو ان سے مشورہ بھی تو کرنا ہے۔'' ملیحہ ملتجی لہجے میں بولیں۔
''تو پھر آپ سوچتی رہیں مگر میں نے بھی سوچ لیا ہے۔''
''کیا......؟'' ملیحہ نے حیرت سے کہا۔
''اصل میں آپ نے کوئی جواب نہیں دیا تھا، دوسرے مجھے پتا ہے آپ کی بیٹی کی بھی مرضی نہیں ہے۔'' وہ اطمینان سے بولیں۔
''ایسی بات نہیں مسز بخاری......'' ملیحہ جلدی سے بولیں۔ مسز بخاری ٹھٹھا لگا کر بولیں۔
''ارے ملیحہ، دنیا دیکھی ہے چہرے پڑھنے کا فن آتا ہے مجھے۔''
''آپ تو خفا ہی ہوگئیں۔''
''اچھا چھوڑو...... یہ سب نصیب کی باتیں ہیں، اگلے سنڈے کو عزیر کی منگنی ہے اس کی پھوپی کے ہاں، اسی دن شادی کی تاریخ بھی طے ہوجائے گی۔''
''اچھا، بہت مبارک ہو۔'' ملیحہ دھیمے لہجے میں بولیں۔
''تھینکس، میں تمہیں ابھی تو منگنی کے لیے انوائٹ کررہی ہوں شادی کا کارڈ تو میں خود لے کر آؤں گی۔''
''بہت شکریہ......'' ان کا لہجہ جتانے والا تھا۔
''ضرور آنا۔'' عائشہ بخاری بولیں۔
''انشاء اللہ ہم لوگ آئیں گے، اللہ حافظ......'' ملیحہ نے فون رکھ دیا اور گھور کر مشعل کو دیکھا۔
''عزیر کی منگنی ہورہی ہے۔''
''کیا اتنی جلدی......؟'' ماں کی بات پر مشعل حیرت سے پوچھ بیٹھی۔
''ہاں تو کیا وہ تمہارے انتظار میں بیٹھا رہتا...... اب بھگتو...... اور کرو دادی کی پسند کی شادی۔'' ملیحہ تلخی سے کہتے ہوئے وہاں چلی گئیں۔ مشعل اپنے ہونٹ دانتوں تلے کچلنے لگی۔

☆☆☆

ذیشان ریکٹ گھماتا ہوا باہر جارہا تھا کہ لاؤنج

میں مشعل کو بیٹھا دیکھ کر اسی کی طرف آ گیا۔

''کیا ہو رہا ہے پارٹنر......؟''

''دیکھ نہیں رہے ٹی وی دیکھ رہی ہوں۔''، مشعل منہ بنا کر بولی۔

''ویسے مشی بجو، آپ کی قسمت بہت خراب ہے۔''

''مجھے پتا ہے۔''

''اللہ دتہ وہ مسٹر اے ڈی یہاں آ رہے ہیں۔''

''واٹ......؟''

''ہاں، ممی بتا رہی تھیں کہ دادو نے اسے کہا ہے آ جائے بر دکھوے کے لیے۔''

''میں اسے گولی مار دوں گی......''، مشعل مٹھیاں بھینچ کر بولی۔

''کسے...... اللہ دتہ کو......؟''

''ہاں اور خود کو بھی......''، مشعل غصے سے کہتی تنتناتی ہوئی عشرت جہاں کے کمرے کی طرف چل دی۔

''دادو اپنے اس چہیتے کو روک لیں، وہ یہاں نہ آئے۔''

''اے کون......؟'' عشرت جہاں حیران تھیں۔

''وہ مسٹر اے ڈی۔''

''اے ہے تمیز سے نام لے، وہ تیرا منگیتر ہے۔'' وہ ڈانٹنے لگیں۔

''بھاڑ میں گیا منگیتر مجھے نہیں کرنی شادی...... کئی مرتبہ کہہ چکی ہوں اور اب پھر کہہ رہی ہوں۔''، مشعل بہت غصے میں تھی۔

''باؤلی ہوئی ہے، اتنا اچھا رشتہ تو قسمت والوں کو ملتا ہے اور بی بی اکڑ کس بات کی ...... اللہ دتہ کو رشتوں کی کمی نہیں......''

''تو پھر میرے سر کیوں منڈھ رہی ہیں۔''

''لو بھلا، میں تو چاہتی ہوں تو سدا سکھی رہے۔''

''خیر میں اس گوالے کے ساتھ تو خوش رہنے سے رہی۔ بس آپ اسے منع کر دیں کہ نہ آئے ورنہ......''

''ورنہ کیا کر لو گی؟ ہاں۔''

ذہانت ہو تو ایسی ہو

ٹیچر: ''دو میں سے دو نکالو تو کیا بچا؟''

کند ذہن بچہ: ''سمجھ نہیں آیا۔''

ٹیچر: ''تمہارے پاس مالٹے تھے تم نے دونوں کھا لیے اب تمہارے پاس کیا بچا؟''

بچہ خوش ہو کر: ''چھلکے بچے۔''

ٹیچر: ''اوہو تمہیں میں کیسے سمجھاؤں۔ فرض کرو تمہارے پاس دو نئے سوٹ ہیں تم نے وہ دونوں اپنے بھائی کو دے دیے۔ اب تمہارے پاس کیا بچا؟''

بچہ: کچھ سوچ کر: ''کپڑوں کا خالی شاپر۔''

ٹیچر دل میں خوب غصہ ہو کر۔

''نالائق شکل، میری بات غور سے سنو۔ تمہارے پاس دو روٹیاں تھیں، تم نے دونوں کھا لیں۔ تمہارے پاس کیا بچا؟''

بچہ: ''سالن......''

لطیفہ

فوجی ٹریننگ کے دوران آفیسر نے فوجی سے پوچھا۔ ''تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟''

جوان بولا۔ ''سر یہ بندوق ہے۔''

آفیسر...... ''یہ بندوق نہیں ہے، تمہاری عزت اور شان ہے، تمہاری ماں ہے، ماں۔''

آفیسر...... دوسرے سپاہی سے۔

''تمہارے ہاتھ میں کیا ہے؟''

دوسرا سپاہی گھبرا کر...... ''سر جی یہ رب نواز (پہلے سپاہی) کی ماں اور ہماری خالہ ہے۔''

مرسلہ: اُمِ ایمان قاضی، کوٹ چھٹہ

''میں...... میں چھت سے کود جاؤں گی اور ...... اور ...... اور میری موت کی ذمے دار آپ اور وہ مسٹرا ے ڈی ہوں گے۔'' مشعل چلا کر بولی۔

''اوئی بھلا ہم کیوں ذمے دار ہوں گے۔''

''میں نے کہہ دیا ناں......''

''ٹھیک ہے بی بی! اپنے بخت کو خوب جوتے مارو، پچھتاؤ گی، میں عثمان سے کہہ دوں گی فون کر کے فریدہ کو منع کر دے کہ وہ نہ آئے ...... میرا معصوم اور سیدھا بچہ...... بر دکھوے کو آئے اور یہاں جیل چلا جائے۔'' ان کی آواز بھرا گئی۔

''ہاں یہی ہوگا آپ کر دیں منع...... مجھے اس سے شادی نہیں کرنی۔'' غصے میں پیر پٹختی وہ وہاں سے چلی گئی۔

''توبہ ہے یہ لڑکی کس قدر منہ پھٹ ہو گئی ہے...... یہ سب اس کی ماں کی چھوٹ ہے، میں بھی دیکھوں گی کیسے اللہ دتہ سے شادی نہیں کرتی...... آلے اللہ دتہ اس سے کہوں گی سیدھا کر دے اسے...... گائے، بھینسوں کو سدھار لیتا ہے یہ چھپکلی سی لڑکی اس کے آگے کیا ہے۔ میری بھی ضد ہے مشعل...... تمہارے شادی ہو گی تو اللہ دتہ سے ہو...... صرف اللہ دتہ سے ہو گی۔'' عشرت جہاں بڑبڑاتی رہیں۔

☆☆☆

رکشا پھٹ، پھٹ کرتا ڈیفنس سوسائٹی کی کوٹھیوں کے درمیان سڑکوں پر دوڑا جا رہا تھا۔ رکشے کے دروازے سے ڈنڈا پکڑے ہونق سے انداز میں اللہ دتہ باہر جھانک رہا تھا۔ اس نے نسواری کرتہ پہنا تھا جس کے گلے پر سلور تلے کی کرھائی تھی۔ سفید پاجامہ، پاؤں میں ہوائی چپل اور سر میں خوب تیل لگا تھا...... گھنگرالے بالوں کا گچھا ماتھے پر پڑا تھا۔ بڑی، بڑی آنکھوں میں سرمہ لگا کر ان شفاف آنکھوں کو اور بھی بڑا کر لیا گیا تھا...... لبوں پر مسکان تھی۔

''بھائی میاں ذرا آہستہ چلاؤ اپنا یہ جہاز...... ہم کوٹھیوں کے نمبر تو پڑھ لیں۔'' وہ رکشا ڈرائیور کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر نرمی سے بولا۔

''آپ اس سڑک پر تیسری مرتبہ آئے ہیں، آپ کو گھر ہی نہیں مل رہا۔''

''ہاں تو کیا یونہی کسی کے گھر میں گھس جاؤں، کمال کرتے ہو تم بھی......'' وہ ہاتھ نچا کر بولا۔

''آپ پہلی مرتبہ آئے ہیں شاید......؟''

''کہہ تو تم ٹھیک رہے ہو، پہلی بار ہی آئے ہیں ہم۔''

''تو گھر سے پتا لے کر چلنا تھا صاحب......''

''تو ہمارے ہاتھ میں جو کاغذ ہے اس پر کیا تعویذ لکھا ہے۔ اسی پر پتا ہی تو لکھا ہے۔ پاگل آدمی۔''

''تو آپ فون کر کے پتا کر لیں، فون تو ہوگا۔''

''یہ بات کی ہے ناں...... شکل تو تمہاری اچھی نہیں ہے مگر بات تم نے پتے کی، کی ہے۔ چلو پانچ روپے کرایے سے زیادہ تمہارا انعام ہو گیا...... ذرا روکنا رکشا۔'' رکشا ڈرائیور ایک سائڈ پر رک گیا۔

اللہ دتہ نے کُرتے کی سائڈ پاکٹ سے موبائل نکالا اور فون کرنے لگا۔

''لو جی نیٹ ورک بزی...... بڑا خراب علاقہ ہے بھیا یہاں تو سنگل (سگنل) ہی نہیں آتے......'' اللہ دتہ بڑی بیزاری سے بولا۔

''صاحب یہ کراچی کا بہترین علاقہ ہے، ڈیفنس ہے یہ۔'' ڈرائیور بولا۔

''فون ہو نہیں رہا اور بہترین علاقہ ہے ہونہہ اس سے اچھا تو ہمارا علاقہ ہے۔ ادھر نمبر ملاؤ اُدھر کھٹ سے مل جاتا ہے چلو آگے چلو۔'' اللہ دتہ ہاتھ نچا کر۔

''اب کہاں چلوں دو گھنٹے تو ہو گئے ہیں آپ کو گھماتے ہوئے۔'' رکشا ڈرائیور بھی بیزار ہو گیا تھا۔

رکشا اب ہلکی رفتار سے چلا جا رہا تھا اور اللہ دتہ گردن نکال، نکال کر باہر کوٹھیوں کی نیم پلیٹ پڑھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ اچانک اس نے ڈرائیور کے کندھے پر ہاتھ مار کر''روکو...... روکو بھائی......'' کی

صدا بلند کی۔ "روکو، ارے روکو گھر مل گیا ہے۔" رکتے رکتے بھی وہ کافی آگے بڑھ گیا تھا۔ اللہ دتہ کے کہنے پر اس نے رکشا پیچھے موڑا۔

"ہاں بس یہی کوٹھی ہے چاچا جی کی۔" اس نے خوشی سے ڈرائیور کو بتایا۔ رکشے سے تقریباً چھلانگ لگا کر وہ اترا اور گیٹ پر لگی بیل کے بٹن پر ہاتھ رکھا۔

"دیکھ لیں صاحب یہی گھر ہے ناں ایسا نہ ہو واپس جانا پڑے یہاں سے تو کوئی رکشا ٹیکسی بھی نہیں ملتا۔"

"ہاں، میاں یہی گھر ہے، ہمارا دل کہتا ہے تم سامان اتار کر نیچے رکھ دو۔"

ڈرائیور نے سامان اٹھا کر گیٹ کے پاس رکھا۔ اللہ دتہ نے بڑی فراخدالی سے اسے کرایہ ادا کیا اور پھر گیٹ کی طرف مڑ گیا۔

رکشے والا چلا گیا، اللہ دتہ نے پھر بیل پر ہاتھ رکھا...... اسی اثنا میں ایک بچہ سائیکل پر گزرتے ہوئے اسے دیکھ کر بولا۔

"انکل جی لائٹ نہیں ہے، وہ چھوٹا گیٹ کھلا ہوا ہے آپ اندر چلے آئیں۔"

"ہت تیرے کی......" دیوار پر اللہ دتہ نے مکا رسید کیا اور بیگ کندھے پر ڈال کر ہاتھ میں صراحی پکڑے چھوٹے گیٹ سے اندر داخل ہو گیا۔

ڈرائیو وے سے گزر کر وہ اندر جانے لگا۔ پورچ میں کھڑی گاڑی کے شیشے میں اس نے اپنا عکس دیکھا اور بالوں کے گچھے کو ماتھے پر تھپتھپاتے ہوئے داخلی دروازے پر پہنچ گیا۔

اندر لاؤنج میں داخل ہوتے ہی سب سے پہلی مڈ بھیڑ اس کی مشعل سے ہوئی جو دھم، دھم سیڑھیاں اتر رہی تھی۔ اسے دیکھ کر وہ ایک لمحے کو ٹھٹک گئی۔ اللہ دتہ اسے گول فریم کے چشمے سے آنکھیں پٹ پٹا کر دیکھنے لگا۔

مشعل آگے بڑھ کر اسے دیکھنے لگی۔ ایک کندھے پر چھوٹا بستر بند دوسرے پر ایک بیگ لٹکا اور ایک ہاتھ میں صراحی، لوٹا، دوسرے میں ٹفن...... اللہ دتہ بھی مشعل کو ٹکٹکی باندھے دیکھتا رہا۔ مشعل اس کے چاروں اور گھوم کر دیکھنے لگی پھر غصے سے بولی۔

"کون ہو تم...... اور، اور اندر کیسے آئے؟"

وہ بھی آنکھیں پٹ پٹا رہا تھا۔

"سنو تمہیں اندر آنے کی جرأت کیسے ہوئی؟" اس نے پھر کہا۔

"ہم گیٹ سے آئے ہیں۔" اللہ دتہ تھوک نگل کر معصومیت سے بولا۔

"تم ہو کون......؟" وہ تڑخ کر بولی۔

"ہم...... ہم اللہ دتہ ہیں، فرام فیصل آباد......" اللہ دتہ ہکلا کر بولا... مشعل کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

"تم...... تم اللہ دتہ ہو؟" مشعل کی آنکھوں کے سامنے ہر چیز چکرا رہی تھی وہ ڈولنے لگی۔ آنکھیں بند ہو رہی تھیں اور پھر اپنا سر تھامتے ہوئے وہ پٹ سے گر گئی۔ اللہ دتہ کی چیخ نکل گئی۔ ہاتھ سے لوٹا اور صراحی چھوٹ گئی۔ وہ حق دق نیچے گری مشعل کو دیکھ رہا تھا۔ وہ بستر اور بیگ رکھ کر نیچے جھکا۔ مشعل کی نبض پر ہاتھ رکھتے ہی چلانے لگا۔

"ارے کوئی ہے لڑکی بے ہوش ہو گئی ہے، پتا نہیں مر گئی ہے شاید......" اب وہ لاؤنج میں مشعل کے گرد گول، گول گھوم رہا تھا۔

"کیا ہوا، کیا ہوا......؟" سب سے پہلے اپنے کمرے سے ملیحہ باہر آئیں۔

"یہ مر گئی ہے۔" اللہ دتہ نے نیچے بے ہوش پڑی مشعل کی طرف اشارہ کر کے کہا۔ ملیحہ گھبرا کر نیچے بیٹھ گئیں۔ مشعل کا سر اپنی گود میں رکھ کر بولیں۔

"ہائے میری مشعل میری جان آنکھیں کھولو، میری بچی کیا ہوا ہے۔" وہ مشعل کا چہرہ تھپتھپانے لگیں...... پھر اللہ دتہ کی طرف دیکھ کر بولیں۔

"کیا ہوا ہے اسے...... ؟ اور تم کون ہو؟"
"ہم اللہ دتہ ہیں اور ہمیں نہیں خبر۔ قسم سے ہم نے کچھ نہیں کیا...... کچھ بھی نہیں......" وہ روہانسی آواز میں بولا۔
"ارے کیا ہوگیا؟" اتنے میں عشرت جہاں اور عائزہ بھی آگئیں۔
"ارے میرا اللہ دتہ آیا ہے، میں صدقے......" عشرت جہاں واری صدقے ہونے لگیں۔ نیچے پڑی مشعل پر انہوں نے دھیان ہی نہیں دیا۔ وہ اس کی پیشانی چومنے لگیں۔ ملیحہ حق دق تھیں۔
"ممی کیا ہوا مشعل کو......؟" عائزہ نے پوچھا۔
"یہ مشعل ہیں؟" اللہ دتہ نے حیرت سے پوچھا۔
"کیا ہوا ہے آخر اسے۔" دادو بھی اب پوچھنے لگیں۔
"پتا نہیں دادو...... ہم نے انہیں اپنا نام بتایا اور یہ سنتے ہی مر گئیں۔ اب کیا ہوگا دادو، ہماری شادی کے لیے اب کوئی اور لڑکی دیکھنی پڑے گی۔"
"ارے نہیں بیٹا، تیری شادی اسی سے ہوگی۔ میرا وعدہ ہے۔" عشرت خم ٹھونک کے بولیں۔
"اماں شادی بعد میں کروا لیجیے گا۔ پہلے مشعل کو تو کمرے میں لے چلیں۔" ملیحہ تنک کر بولیں۔
"ہم اٹھا کے لے چلیں؟" اللہ دتہ بولا۔
"تم اٹھاؤ گے؟" ملیحہ نے حیرت سے پوچھا۔
"ہاں جی ہم اٹھا لیں گے، اتی سی تو ہیں۔" ملیحہ اسے دیکھ کر رہ گئیں۔ ملیحہ، عائزہ اور ملازمہ نے مل ملا کر بہ مشکل اسے کمرے میں لے آئیں، دادو نے بھی اپنے تئیں اسے ہاتھ لگا لیا تھا۔ ملیحہ اور عائزہ، مشعل کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارنے لگیں جبکہ دادو، اللہ دتہ کی خیر خیریت میں لگ گئیں۔
"ارے یہ کم بخت موجو کہاں مر گیا...... اللہ دتہ کے لیے شربت لائے، بچہ گرمی سے آرہا ہے۔ جاؤ بہو تم لے آؤ......" وہ عائزہ سے بولیں مگر عائزہ پریشان سی بیٹھی مشعل کی ہتھیلیاں مسل رہی تھی۔
"تم نے آنے کی اطلاع ہی نہیں دی۔" عشرت جہاں نہال ہو کر پوچھنے لگیں۔
"دادو کل آپ نے کہا کہ مجھے بر دکھوے کے لیے بلا رہے ہیں تو میں نے سامان اٹھایا اور اسٹیشن آگیا، پہلی ٹرین پر چڑھ بیٹھا اور آج آپ کے پاس......"
"جیتے رہو، یہ ہے فرمانبرداری......" عشرت جہاں ملیحہ کو دیکھنے لگیں۔
"پھر بھی بتا دیتے تو عثمان گاڑی بھیج دیتا۔"
"بس دادو، ہم ہیں ایڈونچر کے شوقین سوچا آپ لوگوں کو وہ دیں کیا کہتے ہیں اسے جو اچانک آکر دیا جاتا ہے۔" وہ اپنے سر پر ہاتھ مارتے ہوئے بولا۔
"سرپرائز......" ایک دم ملیحہ کے منہ سے نکلا۔
"ہاں وہی......وہی......" اللہ دتہ ہاتھ پر ہاتھ مار کر...... بولا۔ "ہم نے سوچا سب خوش ہو جائیں مگر......" وہ آہ بھرنے لگا۔
"ہاں آپا جی......" جیسے وہ کچھ یاد کرتے ہوئے بولا۔ "آپ کا گیٹ کھلا ہوا تھا تبھی تو ہم اندر آگئے۔ ورنہ کوئی چور اچکا بھی آسکتا تھا، آج کل حالات بھی تو بہت خراب ہیں۔"
"گیٹ پر چوکیدار نہیں تھا۔" ملیحہ نے بے ساختہ پوچھا۔
"گیٹ پر تو کوئی چڑا بھی نہیں تھا، آپ چوکیدار کی بات کر رہی ہیں۔ اوہ آپا جی دیکھیں مشعل کو ہوش آرہا ہے۔" وہ مشعل کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔
"بیٹا مشعل، آنکھیں کھولو میری جان۔" ملیحہ جلدی سے مشعل کی طرف متوجہ ہوئیں۔ مشعل کی آنکھوں کے کونوں سے آنسو قطرہ، قطرہ گر رہے تھے۔

اختتامی حصہ اگلے ماہ

دُلہن بنا کے لے کے جاؤں گا

اقبال بانو

دوسرا اور آخری حصّہ

''یہ مشعل رو کیوں رہی ہیں؟'' اللہ دتہ نے پریشانی سے پوچھا۔

''جاؤ عائزہ، اللہ دتہ کے لیے کوئی جوس وغیرہ لاؤ۔'' ملیحہ اس کی بات نظر انداز کر کے بولیں۔

''جی اچھا......'' عائزہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

''ہاں، ہمیں بہت زوروں کی پیاس لگی ہے، بڑا جگ بھر کر شربت لانا......'' وہ مسخرے پن سے بولا۔ ''ہم تو پورا جگ دودھ پی لیتے ہیں۔''

اس اثنا میں مشعل اٹھ کر بیٹھ چکی تھی اور وہ اللہ دتہ کو دیکھے جارہی تھی جو اس کی جانب بڑی محبت سے دیکھ رہا تھا۔

''تم جاؤ یہاں سے۔'' مشعل بولی۔

''کہاں جائیں ہم۔'' اللہ دتہ گڑبڑا کر بولا۔

''شکر ہے آپ کو ہوش آگیا اب ہم شکرانے کے نفل پڑھیں گے۔''

''آپ پلیز یہاں سے جائیں۔'' مشعل نے اللہ دتہ کو کہتے ہوئے دروازہ کی طرف اشارہ کیا۔

''مگر ہم کیوں جائیں، ہم نے آپ کا کیا بگاڑا ہے؟'' وہ آنکھیں پٹ پٹا کر معصومیت سے بولا۔

''میں کہہ رہی ہوں ناں بس جائیں یہاں سے۔'' مشعل چلائی۔ وہ دادو کو دیکھنے لگا۔

''چلو بیٹا ہم باہر چلتے ہیں۔'' عشرت جہاں تمام صورتِ حال سمجھتے ہوئے بیڈ سے اٹھیں۔

''ہم شربت تو پی لیں......'' اللہ دتہ ملتجی لہجے میں بولا۔

''عائزہ وہیں لے آئے گی۔'' عشرت جہاں بولیں اور اللہ دتہ کو لے کر کمرے سے باہر چلی گئیں۔ ان کے جانے کے بعد مشعل ماں سے لپٹ گئی۔

''ممی میں اس شخص کے ساتھ مر جاؤں گی۔'' وہ ماں سے لپٹ کر زور زور سے رونے لگی۔ ملیحہ بھی دکھی ہو کر اس کا سر چومنے لگیں۔

''تم پریشان نہ ہو بیٹا، میں تمہیں دکھی نہیں ہونے دوں گی۔''

☆☆☆

اللہ دتہ صوفے پر پالتی مارے بیٹھا دادو سے باتوں میں مصروف تھا کہ ملیحہ بھی وہیں چلی آئیں۔

''اب مشعل ٹھیک ہے ناں......؟'' عشرت جہاں پوچھنے لگیں۔

''ہاں ٹھیک ہے، میں نے کہا کہ سو جاؤ تو اب سوئی ہوئی ہے۔''

''ہاں سناؤ اللہ دتہ! تمہارے ابو، امی تو ٹھیک ہیں؟'' ملیحہ پوچھنے لگیں۔

''ہاں بالکل ٹھیک ہیں امی آپ کو سلام کہہ رہی تھیں آپا جی......''

''ارے یہ تیری آپا نہیں ہے، چاچی لگتی ہے...... تمہارے ابا...... عثمان کے کزن ہوئے تو ملیحہ تمہاری ''چچی'' ہوئی ناں......''

''اچھا مگر مجھے تو یہ آپا ہی لگتی ہیں، بہت اسمارٹ سی ہیں۔'' اب وہ بہت غور سے ملیحہ کو دیکھ رہا تھا۔

''چاچا جی سے تو بہت چھوٹی ہوں گی؟''

''اے ہٹ صرف دو سال کا فرق ہے۔'' عشرت جہاں تڑخ کر بولیں۔

''دادو آپ نے اپنے بیٹے کی عمر میں ضرور ڈنڈی ماری ہے......'' وہ انگلی نچا کر بولا۔

''چل ہٹ شریر...... فریدہ اور ملیحہ کلاس فیلو تھیں، ایک عرصہ ساتھ پڑھیں، اپنے پڑوس میں ہی تو فریدہ لوگ رہتے تھے...... اچھی لگی تو دونوں کو بہویں بنا لیا، ایک میں نے لی اور دوسری آپا نے اخلاق کے لیے پسند کر لی۔''

''اس کا مطلب ہے میرے ابا اور عثمان چاچا عاشق مزاج تھے، لو میرج ہوئی ہوگی یقیناً......''

''نہیں بھئی، انتہائی شریف بچے تھے ہمارے۔'' عشرت جہاں ہنسنے لگیں۔

''یہ کیسے ہو سکتا ہے اتنی خوب صورت لڑکیاں دیکھ کر دل نہ دھڑکے......'' اللہ دتہ عجب بے ڈھنگے سے انداز میں بولا۔

''اللہ دتہ تمہارا دل بھی خوب صورت لڑکیاں دیکھ کر دھڑکتا ہے؟'' عشرت جہاں کو بھی مذاق سوجھا۔

''اونہوں...... میں تو خوب صورت یہ لمبی پونچھ (دم) والی گائے بھینس دیکھ لوں تو دل دھڑکتا ہے۔''

''اے لو اس میں دل دھڑکنے والی کون سی بات ہے......'' عشرت جہاں حیرت زدہ ہو کر بولیں۔

''دادو آپ کو نہیں پتا جس طرح لمبی چٹیا اور کالی آنکھیں لڑکی کی خوب صورتی ہوتی ہیں اسی طرح

بھینس، گائے کی خوب صورتی لمبی دم ہوتی ہے۔''

''نرے گاؤدی ہی رہے تم......'' عشرت جہاں نے ہنس کر اسے چپت لگائی۔ تبھی موجو دونوں ہاتھوں میں شاپرز لیے اور کھجور کے پتوں کی بنی ٹوکری سر پر رکھے آن وارد ہوا۔

''اتنی دیر کردی کب سے تو گئے تھے۔'' ملیحہ ڈپٹ کر بولیں۔

''وہاں یوٹیلٹی اسٹور پر بہت رش تھا۔'' موجو نے ان کے قریب ہی سامان رکھ دیا تھا۔

''ارے آپا آپ لوگ سستے اسٹور سے سامان لیتے ہیں...یہ جو یو ٹی لے ٹی (یوٹیلیٹی) اسٹور ہیں ناں یہ غریبوں کے لیے ہیں...... آپ تو امیر لوگ ہیں پھر بھی......'' اللہ دتہ حیرت سے آنکھیں پٹ پٹا کر بولا۔

''نہیں تو یہ کم بخت خود ہی وہاں گھس گیا ہوگا۔'' ملیحہ موجو کو گھورتے ہوئے بولیں۔

''چل اٹھا سامان اور جاکر کچن میں رکھ۔''

''یہ کون ہیں؟'' موجو نے حیرت سے پوچھا۔

''ہم...... ہم اللہ دتہ ہیں۔'' وہ سینے پر ہاتھ رکھ کر بولا۔

''گھر میں بڑا ذکر تھا آپ کا۔'' باچھیں پھیلا کر موجو نے مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھایا۔

''اچھا، اچھا...... اور بھئی موجو غصہ نہ کرنا، ہم نوکروں سے ہاتھ نہیں ملاتے......'' اللہ دتہ نے مغرورانہ انداز میں کہا اور ہاتھ پیچھے کرلیا۔

''چل اب یہاں سے جا بھی......'' ملیحہ نے گھور کر کہا۔

''لگتا ہے آپا جی خفا ہوگئی ہیں، ہے ناں دادو......'' اللہ دتہ بولا۔

''ارے نہیں، وہ موجو دیر سے آیا ہے ناں اس لیے بہو کو غصہ آگیا۔ تم پریشان نہ ہو۔'' اللہ دتہ سر ہلا کر رہ گیا۔

☆☆☆

عشرت جہاں بیٹھی تسبیح پڑھ رہی تھیں تو اللہ دتہ بھی وہیں بیٹھا تھا...... خاموش، چپ سا۔

''کیا بات ہے تم اداس ہو؟''

''ہاں دادو، ہم اپنی امی کے لیے بہت اداس ہیں۔''

''دو ہی دن تو ہوئے ہیں اور ابھی سے ماں کے لیے اداسی کا دورہ پڑ گیا۔''

''اصل میں امی سے تھوڑا عرصہ بھی دور رہیں ناں تو ہم اداس ہوجاتے ہیں۔''

''چلو فریدہ کو کہوں گی جلدی آجائے...... اور آکر تمہاری منگنی کردے۔''

''یہ لوگ مان جائیں گے؟''

''لو بھلا کیوں نہیں مانیں گے۔'' وہ جلدی سے بولیں۔

''مجھ سے تو نہ بلو بھائی نے اچھی طرح سلام دعا کی نہ ملیحہ آنٹی نے۔'' وہ دکھ سے بولا۔

''اے چھوڑو، انہیں کون پوچھتا ہے...... کرنا تو سب عثمان نے ہے۔'' عشرت جہاں وثوق سے بولیں۔

''اور مشعل......؟'' اللہ دتہ پریشانی سے بولا۔

''وہ بھی مان جائے گی تم فکر نہ کرو بس...... مشعل کی شادی تمہارے ساتھ ہی ہوگی۔''

''سچ دادو...... آپ اسے بتائیں میں پورا فارم ہاؤس اور ڈیری فارم بھی اس کے نام کردوں گا۔ وہ اگر مجھے نہ ملی تو میں کبھی شادی نہیں کروں گا۔'' وہ روہانسا ہو کر بولا۔

''تم دل چھوٹا نہ کرو جو تمہاری منشا ہے وہی ہوگا۔'' دادو نے بڑھ کر اسے گلے لگالیا۔

☆☆☆

رات کو کھانے پر سب ہی موجود تھے۔ آج دادو کے برابر والی کرسی پر اللہ دتہ براجمان تھا۔ مشعل، ملیحہ کے ساتھ بیٹھی تھی۔ وہ نہ جانے میز کھرچتے ہوئے کیا سوچ رہی تھی۔ اللہ دتہ اسے دیکھ دیکھ کر خود ہی مسکراتا اور شرما جاتا۔

سب سے پہلے عشرت جہاں نے حسب روایت اپنی پلیٹ میں سالن ڈالا پھر اللہ دتہ کی پلیٹ میں ڈالا اب ڈونگے سب کی طرف گردش کررہے تھے۔

''واہ بڑے مزے کا قورمہ ہے۔'' اللہ دتہ ستائشی لہجے میں بولا۔

''مشی آپ نے کیا پکایا ہے؟'' وہ بڑے ہی بے تکلف انداز میں بولا۔

''زہر......!'' مشی نے چلبلا کر جواب دیا۔

''یہ کوئی نئی ڈش ہے شاید، ہم نے پہلے کبھی نام نہیں سنا...... کہاں ہے؟'' اللہ دتہ نے ہونقوں کی طرح پوچھا۔ تبھی مشعل کرسی کھسکا کر اٹھ کھڑی ہوئی۔

''ممی میرا کھانا میرے کمرے میں بھجوا دیں۔'' وہ تنتناتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔

''اے ہے اسے کیا ہوا؟'' عشرت جہاں بولیں۔

''بہت کچھ ہوا ہے اسے۔'' ملیحہ بڑبڑا کر رہ گئیں۔

☆☆☆

عشرت جہاں لان میں بیٹھی تھیں اور شہناز ان کے کندھے دبا رہی تھی کہ مشعل غصے سے ان کے سامنے آ کھڑی ہوئی۔

''واہ دادو مان گئی آپ کو بھی اور آپ کی محبت کو بھی......''

''اے ہے کیا ہوا تجھے......؟'' عشرت جہاں حیرت سے بولیں۔

''یہی محبت ہے آپ کی...... یہ نمونہ میرے لیے پسند کیا ہے آپ نے......''

''میں سمجھی نہیں۔'' عشرت جہاں حیرت سے بولیں۔

''سمجھ تو خیر آپ گئی ہیں مگر میں بھی صاف صاف کہہ رہی ہوں کہ مر جاؤں گی مگر آپ کے اللہ دتہ سے شادی ہرگز نہیں کروں گی آئی سمجھ......''

''کیا برائی ہے اس میں؟''

''پہلے تو مجھے اس کا نام عجیب لگتا تھا اور...... اور اب اس کی حرکتیں، انداز...... عجب لوفرانہ طریقے سے مجھے سرخ، سرخ آنکھوں سے گھورتا ہے۔ یہ سب میری برداشت سے باہر ہے۔'' وہ حد درجہ تنگ کر بولی۔

''تم اس کی منگیتر جو ہو......'' وہ بڑے اطمینان سے بولیں۔

''یونہی خواہ مخواہ...... میں کہہ رہی ہوں آپ اس کو چلتا کریں ورنہ......''

''ورنہ کیا کرو گی؟'' عشرت جہاں بھی تنک گئیں۔

''پہلے بھی میں کہہ چکی ہوں، اسے گولی مار دوں گی سن لیں آپ۔'' مشعل تنتناتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔

''پتا نہیں اس لڑکی کا کیا ہوگا۔'' عشرت جہاں اپنے ماتھے پر ہاتھ مار کر بولیں۔

''آپ مشعل کی بات مان لیں بڑی بیگم صاحبہ......'' اس کے جانے کے بعد شہناز آہستہ سے بولی۔

''اے لو ابھی تو وہ بچی ہے، نا سمجھ ہے۔''

''پھر انہیں اللہ دتہ پسند جو نہیں۔''

''پسند کیوں نہیں، کیا کمی ہے، اتنا سوہنا گبرو جوان ہے، لوگ تو اسے اپنا داماد بنانے کے لیے مرے جا رہے ہیں۔''

''ہاں ہے تو مگر مشعل بی بی کو جو پسند نہیں پھر......''

''یہ سب ملیحہ کی شہ پر ہو رہا ہے، وہی اس کا دماغ خراب کیے ہوئے ہے امریکا، لندن کے رشتے جب ماں بتائے گی تو میری مشی کو یہاں کے رشتے کب پسند آئیں گے؟'' بہو پر سارا غصہ ان کی غیر موجودگی میں اتر رہا تھا اور شہناز تیزی سے دادو کے کندھے دبا رہی تھی۔

☆☆☆

''دیکھ لیا آپ نے اللہ دتہ کو......؟'' دو تین دن اللہ دتہ کو برداشت کر کے بلال بالآخر آج باپ کے سامنے پھٹ پڑا تھا۔

''ہاں بیٹا......''

''آپ دادو کو زمان انکل کے ہاں جانے دیں، کہیں تو میں خود چھوڑ آتا ہوں۔''

''دماغ تو صحیح ہے تمہارا...... میں ماں کو گھر سے نکال دوں ایک ذرا سی بات پر......''

''یہ ذرا سی بات ہے، میری بہن کا فیوچر وہ تباہ کر رہی ہیں اور آپ ذرا سی بات کہہ رہے ہیں، حد ہے پپا......'' وہ بہت طیش میں تھا۔

''میری تو کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ آپ اور آپ

کی والدہ کیا چاہتی ہیں؟''

''تم یہ کس لہجے میں بات کر رہے ہو بلال......؟''

''میں صحیح کہہ رہا ہوں......آپ دادو کی ناراضی مول لے لیں، خدارا میری بہن کو اس پینڈو سے نہ بیاہیں۔''

''خاندان میں ہر طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ کیا برا ہے، ہینڈسم ہے، دولت مند ہے کیا ہے جو ویل ڈریسڈ نہیں......اور دیکھو بھولا بھالا ہے باقی اور سنور جائے گا۔''

''سب سے بڑھ کر تعلیم اور ایٹی کیٹس کاؤنٹ کرتے ہیں پپا۔''

''اپنا تو ہے......میں کس طرح اماں کی بات لوٹا دوں۔''

''پھر مشی کو گولی مار دیں۔'' بلال غصے سے بولا۔

''سنو بلال، ہم کچھ عرصہ اللہ دتہ کو یہیں رکھتے ہیں کم از کم اسے شہر کے طور طریقے تو سکھاؤ۔ یقیناً ٹھیک ہو جائے گا۔'' وہ کچھ سوچتے ہوئے بولے۔

''مجھ سے ایسا نہیں ہو سکتا......نہ ہی اتنی فرصت ہے۔''

''لوگ تو جانوروں کو بھی سدھار لیتے ہیں، اللہ دتہ تو پھر انسان ہے۔''

''جانور نما انسان ......'' بلال بڑبڑایا۔

''بیٹا میں اخلاق سے بات کروں گا کہ وہ اللہ دتہ کو سمجھائے......اگر واقعی یہ مشعل سے شادی کرنا چاہتا ہے تو پھر اسے مشعل کی پسند میں ڈھلنا ہوگا۔'' عثمان احمد بولے۔

''اور اگر وہ پھر بھی نہ مانی تو......؟'' ملیحہ جلدی سے بولیں۔

''کیوں نہیں مانے گی، اگر تم اسے شہ نہ دو تو وہ فوراً مان جائے گی۔ اللہ دتہ بہت اچھا ہے، ذرا پالش کی ضرورت ہے اسے۔ تم اپنی بہن کے لیے اتنا نہیں کر سکتے۔''

''پپا میں اللہ دتہ کو بدلوں......؟'' ذیشان بھی بولا۔

''کتنا بھی وہ بدل جائے مشی تو کبھی نہیں مانے گی۔'' ملیحہ نے کہا۔

''تم نے ضرور کچھ الٹا سیدھا بولنا ہے، تم چاہتی

چند کارآمد ٹپس

1۔ روٹی کو نرم رکھنے کے لیے آٹا گرم پانی سے گوندھیں......سفید آٹے میں تھوڑا چکی کا آٹا ملا کر گوندھنے سے روٹی اگلی صبح تک نرم رہے گی۔

2۔ روٹی پکا کر کھجور کے پتوں کی چنگیر میں اتاریں پھر بعد میں روٹی کے کپڑے میں لپیٹ کر رکھیں اور نرم شاپر میں یہ کپڑا رکھیں پھر روٹیاں کسی ٹوکری، ڈلیا یا روٹی کے ڈبے میں رکھیں اگلے دن تک صحیح رہیں گی۔

3۔ روٹی کے برتن اور کپڑے کو ہر روز دھو کر سکھائیں۔

4۔ صاف خاکی کاغذ روٹی کے کپڑے پر رکھ کر اس میں روٹی رکھیں تو گرم روٹی کے دھبے کپڑے پر نہیں پڑیں گے۔

5۔ اپنے کام پر روٹی لے جانا ہو یا سفر پر لے جانا ہو اسی ترکیب سے نرم اور گرم رہے گی۔

6۔ آج کل لڑکیاں وٹامن ڈی کی کمی کا شکار ہو رہی ہیں۔ اس کے لیے صبح خیزی کی عادت ڈالیں اور صبح نو بجے سے پہلے والی دھوپ میں بیٹھنا مفید ہوتا ہے یا پھر ڈھلتے ہوئے سورج کی دھوپ کو ہڈیوں میں جذب ہونے دیجیے......فلیٹ سسٹم اور آرام طلبی نے یہ دونوں وقت ہماری زندگی سے چھین لیے ہیں۔

7۔ بریسٹ کینسر سے بچنے کے لیے وٹامن سی اور فائبر پر مشتمل غذائیں استعمال کریں......سیاہ رنگ کے انڈر گارمنٹس سے بچیں......دن بھر کے UGS رات میں استعمال نہ کریں۔ مائیں بچوں کو خود فیڈ کرائیں۔ اپنے جسم کی اسمارٹنس کے خیال سے پہلے بچے کی غذائی ضرورت کا خیال رکھیں جو میڈیکلی آپ کی بھی فٹنس کے لیے ضروری ہے۔

مرسلہ: نگہت زیدی، بہارہ کہو

ہو اماں یہاں سے چلی جائیں تو سن لو ملیحہ بیگم ایسا نہیں ہوگا اگر میری ماں ناراض ہو کر چلی گئی تو میں خود کو شوٹ کرلوں گا۔ خوش ہو جانا پھر تم سب......'' عثمان احمد کہتے ہوئے تیزی سے کمرے سے باہر چلے گئے۔ ملیحہ، بلال اور ذیشان حق دق رہ گئے۔

☆☆☆

''بلال میرا خیال ہے پپا بھی اپنی جگہ صحیح ہیں۔'' عائزہ نے بلال کو چائے کا کپ تھماتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب......؟''

''ظاہر ہے اماں چلی جاتی ہیں تو پپا کے لیے بہت بے عزتی کی بات ہے۔ اس سے بہتر ہے کہ مشی کی شادی ہی نہ کی جائے۔''

''تمہیں پتا ہے شادی سنتِ نبوی ﷺ ہے۔''

''وہ تو ٹھیک ہے کچھ عرصے کے لیے ہم مشی کی شادی کا تذکرہ نہیں کرتے...... کہتے ہیں وہ ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی وہ ایم فل کر رہی ہے۔''

''ہاں، یہ صحیح ہے۔'' بلال جلدی سے بولا۔

''ویسے دادو کی منطق بھی عجیب ہے، کہاں مشی اور کہاں میٹرک فیل اللہ دتہ۔'' عائزہ کا لہجہ افسردہ تھا۔

''بس دادو کو اس کے کاروبار نے متاثر کیا ہے اور کوئی بات نہیں۔ ویسے شکل صورت کا برا نہیں ہے اگر وہ اپنا پہناوا بدل لے۔ چال ڈھال بدل لے تو یقین کرو عائزہ وہ بہت زبردست پرسنالٹی کا مالک ہو جائے گا۔'' بلال کی بات پر عائزہ حیرت سے اسے دیکھے گئی۔

☆☆☆

''مزہ آگیا واہ بھئی...... سب کے سامنے تو ذرا سا کھاؤ اور شرم کے مارے پیٹ بھر کر دو دن سے کھانا ہی نہیں کھایا۔'' اللہ دتہ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھا فروٹ کی ٹوکری سے پھل نکال کر کھانے میں مصروف تھا اور ساتھ، ساتھ بڑبڑا بھی رہا تھا۔ تبھی موجو اندر چلا آیا جہاں اللہ دتہ کھانے میں مصروف تھا وہ نہایت حیرت سے اسے دیکھنے لگا۔

''یہ کیا ہو رہا ہے؟'' اس کے قریب جا کر موجو بولا تو آم کاٹتے ہوئے اللہ دتہ کے ہاتھ سے چھری گر گئی۔

''ہائے ہم مر گئے۔''

''یہ کہو ہم ڈر گئے......'' موجو، اللہ دتہ کی بدحواسی کے مزے لے کر بولا۔

''بکومت...... '' اللہ دتہ تڑخ کر بولا۔ ''گستاخ، بدتمیز......''

''یہ آپ کیا کر رہے تھے چوری، چوری......''

''چوری کیسی چوری؟ کھانے پینے کی کوئی چوری نہیں ہوتی۔'' اللہ دتہ ہاتھ نچا کر بولا۔

''یہ جو آپ ٹھونس رہے ہیں یہی چوری ہے۔''

''تمیز سے بات کرو، تم نوکر ہو اور نوکر بن کر رہو...... ہم اس گھر کے ہونے والے داماد ہیں بلکہ مالک ہی ہوئے۔'' اللہ دتہ ہاتھ اٹھا کر تڑخ کر بولا۔

''اچھا...... بلے بھئی بلے......'' موجو دونوں ہاتھ اٹھا کر بولا۔

''کیا اچھا...... ہاں......؟'' اللہ دتہ نے آنکھیں نکالیں۔

''یہی کہ آپ اس گھر کے ہونے والے داماد ہیں...... مگر مشعل بی بی تو......''

''کیا ہوا مشعل کو......؟'' اللہ دتہ گھبرا کر اپنے سینے پر ہاتھ مار کر بولا۔

''یہی کہ وہ آپ کو پسند نہیں کرتیں۔'' موجو سچائی سے بولا۔

''وہ ذرا شرماتی ہیں......'' اللہ دتہ مسکرا کر بولا۔ ''دل میں مجھے پسند کرتی ہیں۔''

''خوش فہمی میں مر جاؤ گے......'' موجو بڑبڑایا ......اور اللہ دتہ بھڑک اٹھا۔

''بکواس مت کرو گستاخ نوکر...... رات کا ایک بج رہا ہے، تم یہاں کیا کر رہے ہو؟'' اللہ دتہ نے رعب جمانے کی ناکام کوشش کی۔

''پانی پینے آیا تھا......'' موجو بولا تو اللہ دتہ نے اس کی گردن پکڑ لی۔

''ہم سے جھوٹ...... ارے ہم تو اڑتی چڑیا کے پر گن لیتے ہیں۔''

''ارے تو آپ یہاں کیا کر رہے تھے، چوری،

چوری فروٹ کھا رہے تھے...... میں بیگم صاحبہ کو بتاؤں گا۔'' موجو اپنی گردن چھڑاتے ہوئے بولا۔

''او بے وقوف نوکر...... تجھے پتا نہیں سسرال والوں کا مال داماد پر حلال ہوتا ہے۔'' اللہ دتہ اس کے گال پر چپت لگا کر مسکراتا ہوا کچن سے نکل گیا۔ موجو خاموش کھڑا رہ گیا۔

☆☆☆

اللہ دتہ ٹی وی لاؤنج میں صوفے پر بیٹھا پاؤں میز پر رکھے بڑی بے نیازی سے ٹی وی دیکھ رہا تھا جبھی اسے مشعل سامنے سے سیڑھیاں اترتی نظر آئی۔ وہ ٹی وی کا والیم کم کر کے آنکھیں بند کیے اونچی آواز میں گانے لگا۔

''ہم تمہیں چاہتے ہیں ایسے......

مرنے والا کوئی...... مرنے والا کوئی

زندگی چاہتا ہو...... جیسے''

مشعل وہیں سیڑھیوں پر ہی ٹھٹک گئی۔

اللہ دتہ نے یہ مصرعے پھر دہرائے اور ساتھ، ساتھ میز بھی بجانے لگا۔

جبھی مشعل تیزی سے سیڑھیاں اترتی اس کے قریب آئی۔

''یہ کیا میراثیوں کی طرح گا رہے ہو؟''

اللہ دتہ نے پٹ سے آنکھیں کھول دیں۔

''ارے آپ مشعل...... زہے نصیب ہمارے قریب......'' وہ بڑے بھونڈے طریقے سے بولا۔

''بکواس بند کرو اور یہاں سے چلے جاؤ۔'' مشعل ڈپٹ کر بولی۔

''کیوں نہ ہم دونوں مل کر ٹی وی دیکھیں۔'' وہ معصومیت سے بولا۔

''میں کہہ رہی ہوں کہ تم میرے گھر سے چلے جاؤ...... گیٹ لاسٹ......''

''ہم کیوں جائیں...... بس دو تین دن تک امی آجائیں گی پھر میری آپ سے منگنی ہو جائے گی اور......''

''دیکھو مسٹر اے ڈی میں تم سے شادی نہیں کروں گی۔''

''کیوں...... کیوں......؟'' اللہ دتہ نے پریشان ہو کر کہا...... معلوم نہیں وہ ایسا ہی تھا یا مشعل کے سامنے ایکٹنگ کر رہا تھا۔

''اپنی شکل دیکھی ہے تم نے؟'' مشعل گرجی۔

''ہاں بہت مرتبہ، شیشے میں بہت دیر تک ہم اپنی صورت دیکھتے ہیں مگر آج کل ہمیں شیشے میں اپنے بجائے آپ کی صورت نظر آتی ہے۔'' وہ چہرے پر بیچارگی لیے کہہ رہا تھا اور مشعل...... وہ غصے سے کھولتے ہوئے اپنی مٹھیاں بھینچ رہی تھی۔

''سٹیں، ہمارا نام اے ڈی نہیں...... اللہ دتہ ہے کئی مرتبہ بتایا ہے......'' وہ اس کے غصے کی پروا کیے بغیر بڑے اطمینان سے بولا۔

''اے ڈی کا مطلب بھی یہی ہے بس تم اپنا بوریا بستر اٹھاؤ اور یہاں سے دفع ہو جاؤ۔'' مشعل چٹکی بجا کر بولی۔ ''میں شام تک تمہیں یہاں نہ دیکھوں سمجھے تم......''

''مگر ہم کہاں جائیں؟'' وہ روہانسا ہو کر بولا۔

''اپنے گھر جاؤ فیصل آباد......''

''ہم آپ کے بغیر گھر نہیں جائیں گے۔'' وہ اپنی انگلیاں مروڑتے ہوئے بولا۔

''میں تمہارے ساتھ کہیں نہیں جاؤں گی، سمجھے تم......'' مشعل پاؤں پٹخ کر بولی۔

''لے جائیں گے، لے جائیں گے، دل والے دلہنیا لے جائیں گے۔'' اللہ دتہ بڑی ادا سے مسکرایا اور آنکھیں مٹکاتے ہوئے مشعل کے قریب آکر گنگنانے لگا۔

''گو ٹو ہیل......'' مشعل تنتناتی ہوئی وہاں سے چلی گئی۔ اور اللہ دتہ اپنی ہی دھن میں یہی گائے چلا گیا۔

☆☆☆

اللہ دتہ باہر برآمدے کی سیڑھیوں پر بیٹھا ڈوبتے سورج کو دیکھ رہا تھا۔ جبھی پیچھے سے کھٹکے کی آواز آئی۔ وہ کن انکھیوں سے دیکھ چکا تھا کہ پیچھے مشعل ہے۔ اس نے جھٹ سے فون کان سے لگا لیا۔

''ہاں امی، ہم خیریت سے ہیں، سب ٹھیک ہے

یہاں، دادو ہمارا بہت خیال رکھتی ہیں، ہاں مشی ہمیں بہت اچھی لگتی ہے، آپ جلدی سے آجائیں اور منگنی نہ کریں بلکہ سیدھے سادے شادی کردیں۔ ہم اب مشی کے بغیر فیصل آباد نہیں جائیں گے۔'' وہ چند لمحے کو خاموش ہوا جیسے دوسری طرف کی بات سن رہا ہو۔

''اوہو...... امی تیاری کیسی......؟ بینک بھرا پڑا ہے میرے پیسوں سے...... ہاں خوب دھوم دھام سے شادی ہو۔ ارے امی پورے کراچی کو پتا تو چلے......اور اُدھر فیصل آباد میں بھی چرچے ہوں کہ ہماری یعنی اللہ دتہ کی شادی ہے۔ پتا ہے امی، مشی ہمیں مسٹر اے ڈی کہتی ہے، سچ بہت اچھا لگتا ہے۔ اس کے ہونٹوں سے اپنا یہ نام...... جی چاہتا ہے وہ کہتی رہے ہم سنتے رہیں۔'' وہ قہقہہ لگا کر بولا۔

''نہیں امی، مشی مجھ سے بات نہیں کرتی، ہر وقت غصہ کرتی ہے، لگتا ہے ہم سے شرماتی ہے۔ پر امی ہمیں تو وہ بہت پسند ہے۔ بس اب آپ جلدی آجائیں یہ نہ ہو کہ اتنی خوب صورت لڑکی ہاتھ سے نکل جائے۔ اچھا چلیں، اب میں فون بند کرتا ہوں۔'' دھاڑ سے دروازہ بند ہوا اور اللہ دتہ کے لبوں پر معنی خیز مسکراہٹ آگئی۔

☆☆☆

شام کا وقت تھا مشعل ٹیرس پر کھڑی اپنی ہی سوچوں میں گم تھی کہ اللہ دتہ گنگناتا ہوا ٹیرس پر آگیا۔

''ایسا پیار کرنے والا میری جان
تجھے ڈھونڈے نہ ملے گا
ایسا بانکا اور سجیلا نوجوان
تجھے ڈھونڈے نہ ملے گا''

وہ آنکھیں موندے ایسے گا رہا تھا گویا اس نے مشعل کو نہیں دیکھا جبکہ وہ باہر لان سے ہی اسے دیکھ چکا تھا۔ مشعل ہونٹوں کو دانتوں سے کاٹتے ہوئے خونخوار نظروں سے اسے گھورنے لگی۔

''ایسا بانکا اور سجیلا نوجوان......'' وہ بدستور گا تا رہا۔

''تمہاری یہ بکواس بند نہیں ہوسکتی۔'' مشعل دھاڑی

''ارے، آپ یہاں...... ہمیں پتا نہیں تھا کہ......'' وہ ہکلا کر بولا۔

''لگتا ہے تمہاری نظر بالکل ہی کمزور ہے۔''

''ہاں، بالکل صحیح کہا آپ نے تبھی تو ہم نے یہ چشمہ لگوایا ہے۔'' وہ افسردہ لہجے میں اپنی عینک کو ہاتھ لگا کر بولا۔

''تم یہاں کیوں آئے؟'' مشعل جھنجلا کر بولی۔

''ہم...... ہم یہاں اوپر کوٹھیاں دیکھنے آئے ہیں۔'' اللہ دتہ معصومیت سے بولا تو مشعل زیرِ لب مسکرانے لگی۔

''وہ ہے ناں کہ ہمارے ابا نے کہا ہے کہ ہم کوئی اچھی سی کوٹھی پسند کرلیں، وہ ہمیں خرید دیں گے۔ ہماری شادی کا تحفہ......''

''یہاں کوٹھی خریدو گے؟'' وہ حیرت سے پوچھنے لگی جیسے اس کے ابا نے کوئی کپڑا پسند کرنے کو کہا ہو کہ ہم خرید دیں گے۔

''ہاں، ہم نے ابا سے کہا ہے کہ ہم شادی کے بعد کراچی میں ہی رہیں گے۔''

مشعل اسے گھورتی رہی۔

''پھر وہ کوٹھی ہم آپ کو رونمائی میں دے دیں گے۔'' بے تکے انداز میں شرماتے ہوئے اللہ دتہ بولا۔

''شٹ اپ...... جسٹ شٹ اپ......'' مارے غصے کے مشعل کی رگیں تن گئیں۔

''ہم سمجھے نہیں......'' وہ معصومیت سے بولا۔

''گو ٹو ہیل......'' مشعل پاؤں پٹخ کر...... کہتی وہاں سے چلی گئی۔

اللہ دتہ گہری سانس لے کر رہ گیا...... ''پتا نہیں مشی ہماری محبت کا جواب محبت سے کیوں نہیں دیتی......'' وہ ریلنگ پہ دونوں ہاتھ ٹکا کر سوچ میں ڈوب گیا۔

☆☆☆

مشی نیچے آئی ... جہاں عشرت جہاں، موجو کو ڈانٹ رہی تھیں۔

''کم بخت تجھ سے کوئی کام ڈھنگ کا ہوتا بھی ہے؟''

''دادو آپ سمجھالیں اپنے لاڈلے کو۔'' مشی غصے سے بولی۔
''کیا ہوا......؟ کون سا لاڈلا......؟'' عشرت جہاں حق دق رہ گئیں۔
''وہی اے ڈی...... جہاں میں جاتی ہوں منحوس وہیں چلا آتا ہے۔'' مشعل غصے سے بولی۔
''اے ہے وہ تجھ سے محبت کرتا ہے۔'' عشرت جہاں مسکرائیں۔
''لعنت بھیجتی ہوں میں اس پر اور اس کی محبت پر......''
''اے ہے باؤلی ہوئی ہے۔'' عشرت جہاں نے اپنی ناک پر انگلی رکھی۔
''اسے چلتا کریں دادو...... ورنہ میں یہ گھر چھوڑ کر چلی جاؤں گی۔''
''کیا مطلب ہے تیرا......؟'' دادو نے حیرت سے پوچھا۔
''بس یہاں اب آپ کا لاڈلا رہے گا یا میں......''
''تم بھی تو میری لاڈلی ہو......'' عشرت جہاں مزید کچھ کہنا چاہتی تھیں مگر مشعل بات کاٹ کر بولی۔
''کبھی تھی لاڈلی پر اب نہیں ہوں......'' مشعل کی آواز بھرا گئی اور وہ تیز، تیز قدم اٹھاتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔
''کیا ہوا...... اماں، مشی کیوں غصے میں ہے؟'' ملیحہ نے ساس سے آکر پوچھا۔
''بس اللہ دتہ برا لگتا ہے، میں تو سوچ رہی ہوں فریدہ آرہی ہے تو منگنی کے بجائے فوراً نکاح کردیتے ہیں۔''
''کیا، کیا اماں......؟ مشی مانے تو تب ناں......'' ملیحہ ہکا بکا رہ گئیں۔
''اس کا یہی علاج ہے، ارے ایسا سیدھا سادہ پیسے والا داماد تمہیں کہیں نہیں ملنے کا۔'' عشرت جہاں ہاتھ نچا کر بولیں اور ملیحہ شاک کی کیفیت میں تھیں۔

☆☆☆

''دادو آپ نے کیا سوچ کر مشی کا رشتہ اللہ دتہ سے طے کیا؟'' لان میں دادو کے ساتھ بیٹھا ذیشان، مشعل کے رشتے کے سلسلے میں بات کررہا تھا۔
''اے لو گھر کا لڑکا ہے، سیدھا سادہ معصوم سا......''
''مگر آج کل کی لڑکیاں ایسے لڑکوں کو پسند نہیں کرتیں، بھوندو کہتی ہیں، آپ انکار کردیں اب بھی وقت ہے۔''
''تم مجھے مت سمجھاؤ، اللہ دتہ کو مشی بہت پسند ہے۔''
''مگر آپی کو تو اللہ دتہ پسند نہیں ہے ناں......''
''نہ پسند ہو، شادی کے بعد پسند آجائے گا۔''
''یہ آپ کی بھول ہے۔''
''اچھا تم اس کا دل برا نہ کرو......''
تبھی اللہ دتہ نے انٹری دی۔
''ارے دادو آپ یہاں بیٹھی ہیں، میں سارا گھر تلاشتا پھر رہا ہوں۔''
''میں صدقے...خیریت تو ہے۔''
''ہاں خیریت ہے، بس پوچھنا تھا آپ سے کہ بازار چلا جاؤں۔''
''ہاں...... ہاں کیوں نہیں ضرور جاؤ...... کچھ لینا ہے؟''
''جی جوتا لینا ہے...... مگر کس کے ساتھ جاؤں۔''
''تم شانی کے ساتھ چلے جاؤ......'' انہوں نے ذیشان کی طرف اشارہ کیا۔
''ہاں، یہ ٹھیک ہے۔''
''تم خود چلے جاؤ۔'' شانی تڑ سے بولا۔
''اگر ہم شہر میں کھو گئے تو......؟'' وہ انتہائی معصومیت سے بولا۔
''ارے ذیشان، تم بچے کو لے جاؤ ناں؟ ویسے تو سارا دن لور لور پھرتے ہو۔''
''ہم کار میں تیل ڈلوادیں گے ٹھیک ہے ناں دادو......''
''آہم...... ہم...... ہم تو ایسے بولتے ہیں جیسے لکھنؤ کے نواب ہوں۔'' وہ دل ہی دل میں بولا۔
''چلیں پھر......'' شانی اٹھ کھڑا ہوا۔
''اچھا دادو اللہ حافظ......'' اللہ دتہ، عشرت جہاں کو خدا حافظ کہنے لگا۔
''جاؤ اللہ کی امان میں۔'' عشرت جہاں بھی

دعائیں دیتی اندر چلی گئیں۔

☆☆☆

مشعل کچن میں کھڑی چائے بنارہی تھی اور عائزہ بھی سبزی کاٹنے میں مصروف تھی۔ جبھی اللہ دتہ بھی کچن میں چلا آیا۔

''ارے آپ لوگ یہاں ہیں۔''

''خواتین کے لیے ہی کچن ہوتا ہے بھائی......'' عائزہ مسکرا کر بولی۔

''اوہو آج عربی پک رہی ہے، ہمیں بہت پسند ہے عربی......'' اللہ دتہ عائزہ کو اروی کاٹتے دیکھ کر بولا۔

''یہ عربی نہیں اروی ہے۔'' عائزہ ہنستے ہوئے بولی۔

''آپ کو بات تو سمجھ آگئی ناں یہی بہت ہے۔ اچھا یہ موجو کہاں ہے؟''

''کیوں کچھ چاہیے کیا......؟'' عائزہ پوچھنے لگی۔

''آپ تو مصروف ہیں، مشی تم ہمیں ملک شیک بنادو ناں......''

''ہمارے گھر اتنا دودھ نہیں آتا جو ہر وقت تم ملک شیک ڈکارتے رہو۔'' مشعل جل کر بولی۔

''ویسے تم آئے تھے تو ایک بھینس ہی لے آتے۔'' مشعل کپوں میں چائے ڈالتے ہوئے بولی۔

''یہ تم نے اچھا یاد دلایا۔ خیر شادی کے بعد جب تم یہاں آؤ گی تو ہم......''

''بکومت......'' اس کی بات کاٹ کر چلاتے ہوئے مشی نے کہا۔

''ویسے مشی ہم فارم ہاؤس پر رہیں گے، تم وہاں شیشم کے درخت پر جھولے ڈالنا اور یہ گانا گانا......''

اب وہ کان پر ہاتھ رکھ کر لہک، لک کر گارہا تھا۔

''اچیاں لمبیاں ٹہلیاں وے

وچ گجری دی پینگھ وے ماہیا''

''یہ گجری کیا ہوتی ہے؟'' عائزہ نے ہنستے ہوئے پوچھا۔ اس نے اللہ دتہ کو آج ہی گاتے سنا تھا۔

''بھائی یہ گجر کی بیوی ہوتی ہے، دودھ بیچنے والے کو اکثر گجر بھی کہتے ہیں...... جیسے ہم گجر اور مشی گجری ہوگی۔''

''اللہ دتہ میں تمہارا سر پھاڑ دوں گی۔'' مشعل زور سے چلائی اور بیلنا اٹھالیا۔

''تم تصور تو کر کے دیکھو قسم سے ہیروئن لگو گی۔'' اللہ دتہ بہ دستور اسے چڑا رہا تھا۔

''دل چاہتا ہے میں تمہارا گلا دبادوں۔'' مشعل نے دانت کچکچائے۔

''نہ، نہ بہت درد ہوگا ہمیں۔'' اللہ دتہ نے جھٹ اپنی گردن پر ہاتھ رکھا۔

''اوہ مائی گاڈ......'' مشعل اپنے ماتھے پر مکا مارتی ہوئی پیر پٹختی وہاں سے نکل گئی۔ عائزہ پیٹ پر ہاتھ رکھے ہنسے جارہی تھی اور اللہ دتہ معصومیت سے اسے دیکھ رہا تھا۔

☆☆☆

مشعل دھاڑ سے دادو کے کمرے کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوئی۔ عشرت جہاں ایک دم اٹھ کر بیٹھ گئیں۔

''آپ نے آخر مجھ سے کس بات کا بدلا لیا ہے؟''

''کیا ہوا میری جان......؟''

''کچھ ہوا نہیں مگر ہو ضرور جائے گا......آپ کا مسٹر اے ڈی مسلسل میرے پیچھے لگا رہتا ہے۔ جہاں سے گزروں واہیات گانے گاتا ہے، چٹکیاں بجاتا ہے، جان عذاب کررکھی ہے میری۔'' مشعل مٹھیاں بھینچ کر بولی۔

''منگیتر ہے تمہارا تمہیں دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔''

''دادو پلیز، مجھے کنوئیں میں ڈال دیں مگر ایسے چغد کے پلے نہ باندھیں۔'' مشعل ہاتھ جوڑ کر بولی۔

''بیٹا تم سمجھو تو اللہ دتہ بہت اچھا ہے، معصوم سا محبت کرنے والا......خیال رکھنے والا اور آمدنی بھی بہت اچھی ہے، سب سے بڑھ کر تمہیں بہت چاہتا ہے۔''

''مگر میں تو اسے نہیں چاہتی...... بہت ہوگیا، میں کچھ کھا کر سورہوں گی، میں آپ کو بتائے دیتی ہوں۔''

''میں بھی بتائے دیتی ہوں، شادی تمہاری ہوگی تو صرف اللہ دتہ سے......میں تمہاری ماں کی سب عادتیں جانتی ہوں، وہ نہیں چاہتی کہ تمہاری شادی اللہ دتہ سے ہو مگر میں بھی اس کی خواہش پوری نہیں ہونے

دوں گی۔'' وہ سینہ ٹھونک کر بولیں۔

''اوہ دادو، مجھے ممی نے کچھ نہیں کہا۔ مجھے خود اللہ دتہ ذرا بھی پسند نہیں ...... جب وہ اپنی بھینسوں کی باتیں کرتا ہے تو اُف......'' مشعل سر جھٹک کر بولی۔

''خیر تم کچھ بھی کہو میرا فیصلہ نہیں بدل سکتا اور اگر تم نہ مانیں تو میں نعمان اور زمان کے ہاں چلی جاؤں گی، کہوں گی میرے مرنے پر بھی عثمان اور اس کے بیوی بچے نہ آئیں۔'' عشرت جہاں قطعیت سے بولیں۔

''ٹھیک ہے، آپ جو چاہیں کریں، پپا کو بلیک میل کریں مگر میں بلیک میل نہیں ہوں گی۔'' مشعل کہہ کر کمرے سے نکل گیا۔

☆☆☆

''کل فریدہ آنٹی آرہی ہیں منگنی کرنے......'' عائزہ، بلال سے بولی۔

''ہاں آتو رہی ہیں پر کیا منگنی بھی کریں گی؟''

''بلال اپنی مشی بالکل بھی راضی نہیں ہے۔''

''میں کیا کروں...... راضی تو میں بھی نہیں ہوں۔''

''آپ پپا سے بات کریں۔''

''وہ دادو کی وجہ سے مجبور ہیں۔''

''اولاد کی کوئی اہمیت نہیں؟''

''شاید نہیں......'' بلال گہری سانس لے کر بولا۔

''مشی چار دن سے مسلسل اسے بے عزت کررہی ہے مگر مجال ہے وہ اس کی سنے......''

''اب کیا، کیا جائے۔'' بلال بھی فکر مند تھا۔ ''مشی سے کہو اللہ دتہ کو اپنے رنگ میں رنگ لے...... اور کیا......''

''ہاں بچہ ہے ناں جو اس کے رنگ میں رنگ جائے گا......'' عائزہ نے سر جھکا کر کہا۔ اچانک ہی زور، زور سے بولنے آواز آنے لگی۔ عائزہ اور بلال تقریباً بھاگ کر کمرے سے باہر نکلے۔

مشعل، اللہ دتہ پر چیخ رہی تھی جو صوفے پر دبکا بیٹھا تھا۔

''کیا ہوا...؟ کیا ہوا؟''

دادو بھی باہر نکل آئیں۔
''آخر ہوا کیا......؟''
''اسی سے پوچھیں، اسے جرأت کیسے ہوئی میرے بالوں میں پھول لگانے کی؟''مشعل غصے سے لال پیلی ہو رہی تھی۔
اللہ دتہ اٹھ کر دادو کے کندھے سے لگ گیا گویا پناہ گاہ کی تلاش میں تھا۔
''دادو......وہ......وہ ہم تو......ہم تو......''
''میں تمہارا سر پھاڑ دوں گی۔''مشعل آگے بڑھی تو وہ ایک دم دادو کے پیچھے دب گیا۔
''اے ہے، بچے نے تمہیں پھول ہی تو دیا ہے اور تم اس کا سر پھاڑ دو گی۔''
''اور کیا ہم نے کوئی گملا تو نہیں دے ڈالا......''
اللہ دتہ نے آنکھیں مٹکا کر کہا۔
''دور ہو جاؤ میری نظروں سے۔''مشعل زور سے دہاڑی۔
''لو یہ کس طرح بات کر رہی ہو منگیتر ہے تمہارا......''دادو مشعل کو ڈپٹ کر بولیں۔
''میں خون پی جاؤں گی تمہارا۔''مشعل اپنے ہاتھ آگے کیے۔اللہ دتہ کی طرف لپکی۔
''دادو یہ تو آدم خور ہے ہمیں بچالیں۔''اللہ دتہ دادو سے لپٹ گیا۔
''کان کھول کر سن لو مشی، تمہاری شادی ہوگی تو اللہ دتہ سے ہوگی۔میرے جیتے جی تم کسی اور کی نہیں ہو سکتیں۔''عشرت جہاں قطعیت سے بولیں۔
''اس چغد سے شادی کرتی ہے میری جوتی......''
مشعل تیزی سے پیر پٹختی وہاں سے جانے لگی مگر جاتے، جاتے سنتی گئی کہ اللہ دتہ روہانسا ہو کر کہہ رہا تھا۔
''دادو، ہم نے مشعل سے شادی نہیں کرنی۔کل امی آرہی ہیں، آپ منع کر دیں وہ نہ آئیں۔ہم کل ہی فیصل آباد واپس چلے جائیں گے۔''
''تم کیوں جاؤ گے، میں دیکھتی ہوں کیسے تجھ سے شادی نہیں کرتی مشعل، گلا دبا دوں گی کم بخت کا۔''
دادو بھی اونچا، اونچا بولنے لگیں۔
عائزہ اور بلال خاموش کھڑے تھے۔

☆☆☆

مشعل اپنے کمرے میں لیپ ٹاپ لیے بیٹھی تھی کہ عثمان احمد چلے آئے۔
''ارے پپا آپ مجھے بلا لیتے۔''وہ جلدی سے لیپ ٹاپ آف کرنے لگی۔
''ایک بات کہنی ہے بیٹا، تمہید نہیں باندھوں گا بس اتنا کہنا ہے کہ کل فریدہ آرہی ہے اور تم کوئی انکار نہیں کرو گی، یہ میری مجبوری ہے کہ میں تمہاری اللہ دتہ سے شادی کروں۔''
''کیسی مجبوری......؟''مشعل حیران تھی۔
''میری مجبوری، میری ماں ہے اور میں ان کی بات نہ مان کر گناہ گار نہیں ہونا چاہتا۔اچھی بچیوں کی طرح تم مان جاؤ۔''
''پپا آپ کو پتا ہے وہ کیسا ہے؟''مشعل آہستہ سے بولی۔
''بس سیدھا سادہ ہے، تعلیم واجبی ہے تو کیا ہوا۔بہت بڑا بزنس ہے ان کا......اس کے الگ فارم ہاؤس میں لگ بھگ دو تین کروڑ کی بھینسیں گائیں ہیں۔کاٹن فیکٹری بھی اخلاق نے اس کے نام کی لگائی ہے اور سب سے بڑھ کر اپنا ہے، تم خوش رہو گی۔''انہوں نے اس کا سر تھپکا۔
''پپا، دولت خوشی کی ضامن نہیں ہوتی۔''مشعل کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔
''پھر بھی اللہ دتہ برا نہیں، میں نے ان چار دنوں میں تجزیہ کیا ہے، بہت سوفٹ نیچر کا ہے، دل کا برا نہیں سچا اور کھرا ہے۔''
''یہ آپ کا آخری فیصلہ ہے؟''مشعل پوچھنے لگی۔
''ہاں، اگر تم نہ مانیں تو پھر سمجھنا کہ باپ تمہارا مر گیا۔''
''اللہ نہ کرے......''مشعل باپ کے گلے لگ کر رونے لگی۔۔عثمان احمد کی آنکھیں بھی نم تھیں۔

☆☆☆

فریدہ اپنی نند آمنہ اور بیٹی انعم کے ساتھ آ گئی تھیں اور وہ سب سے مل کر بہت خوش ہو رہی تھیں۔ تبھی مشعل کو نہ پا کر انہوں نے عائزہ سے کہا۔ ''ارے بھئی مشعل کو تو بلاؤ۔ میں اپنی بہو سے تو مل لوں۔''

عائزہ مشعل کو لے کر آ گئی۔

''کیسی خوب صورت ہو گئی ہے مشی...... پورے چھ سال بعد دیکھا ہے ناں۔'' وہ مشعل کو پیار سے گلے لگاتے ہوئے بولیں۔ اللہ دتہ بھی بیٹھا دیکھ رہا تھا آج مشعل نے کوئی تماشا نہیں دکھایا تھا۔

مشعل کے کمرے میں بیٹھی فریدہ اسے جوڑے اور دیگر سامان دکھا رہی تھیں جو وہ منگنی کی غرض سے فیصل آباد سے لے کر آئی تھیں۔ پانچ جوڑوں میں سے انہوں نے مشعل سے کہا کہ اپنی مرضی کا کوئی بھی پہن لینا۔ وہ بہت خوش تھیں۔

''آنٹی مجھے آپ سے کچھ کہنا ہے۔'' مشعل نے وہ جوڑے ایک طرف رکھ کر ان سے کہا۔

''ہاں بولو بیٹی......'' فریدہ اس کی طرف دیکھ کر بولیں۔

''وہ دراصل، میں آپ کے بیٹے سے شادی نہیں کر سکتی۔'' مشعل بہ مشکل اٹک، اٹک کر بولی۔

''کیا کہہ رہی ہو تم؟'' فریدہ حیرت زدہ رہ گئیں۔

''سوری آنٹی آپ کو دکھ ہوا ہو گا مگر......؟''

''کیا تم کسی اور کو پسند کرتی ہو۔''

''نہیں...... نہیں مجھے کوئی بھی پسند نہیں......'' مشعل جلدی سے بولی۔

''تو انکار کی وجہ......؟'' فریدہ صدمے کی کیفیت میں تھیں۔

''مجھے اللہ دتہ پسند نہیں......'' مشعل نے کہا۔

تبھی دروازے پر دستک ہوئی.... اور آنے والا اندر آ گیا... مشعل آنے والے کو دیکھ کر ایک لمحے کے لیے حیرت زدہ رہ جاتی ہے۔

اسکائی بلیو شلوار سوٹ میں سلیقے سے شیمپو کیے بال سنوارے بغیر سرمے کے جذبے لٹاتی آنکھیں اور نہایت شستہ لہجے میں وہ مخاطب ہوا۔

''امی آپ ذرا باہر تو جائیں...... مجھے مشعل سے کچھ بات کرنی ہے۔''

''مگر کیوں......؟ الطاف یہ تو راضی ہی نہیں تم سے شادی کو۔''

''آپ جائیں تو......'' فریدہ کمرے سے نکل گئیں تو وہ مشعل کے قریب آیا۔

''تم اللہ دتہ سے شادی کو راضی نہیں ناں مگر الطاف زیدی سے شادی پر تو کوئی اعتراض نہیں تمہیں...... I am Altaf zaidi'' مشعل پریشان سی انگلیاں مروڑ رہی تھی۔

''دیکھو میری جانب اور تلاش کرو وہ خامی کہ تم مجھے ریجیکٹ کر سکو۔''

''تم...... تم فراڈی، دھوکے باز......'' مشعل جیسے ایک دم ہوش میں آ گئی اور اسے مارنے کو اٹھی۔ اس نے مشعل کے ہاتھ پکڑ لیے۔

''مجھے تم نے بے وقوف بنایا......'' وہ اس کی بات پر ہنس رہا تھا۔

''بنے بنائے کو کون بے وقوف بنا سکتا ہے۔'' وہ ہنسا۔

''میں بے وقوف ہوں......؟'' مشعل نے اسے گھورا۔

''کچھ کہوں گا تو شکایت ہو گی۔'' مشعل اسے وہیں چھوڑ کر کمرے سے نکل گئی۔

''میں نے تمہیں منع کیا تھا ناٹک نہ کرو مگر تم مانے نہیں۔'' فریدہ، اللہ دتہ، الطاف کو ڈانٹ رہی تھیں۔

''آپ پریشان نہ ہوں، میں اسے ابھی منا لوں گا اور آپ کل منگنی نہیں نکاح کیجیے گا ہمارا...... بس آپ کوئی ٹینشن نہ لیں۔ سب مجھ پر چھوڑ دیں۔''

''ہاں تم پہ چھوڑ دوں، ذلیل کراؤ گے میں ابھی عثمان بھائی سے بات کرتی ہوں۔ وہ بہت پریشان ہیں۔''

''انہیں سب پتا ہے۔'' فریدہ حیران تھیں۔

''بھابی میں کتنی کم فہم ہوں اللہ دتہ مجھے بے وقوف بناتا رہا اور میں بنتی گئی۔'' تبھی وہ کچن میں چلا آیا۔

''آپ چلے جائیں یہاں سے...... میں آپ کو

ایک لمحہ بھی برداشت نہیں کرسکتی۔'' اللہ دتہ نے عائزہ کو کچن سے جانے کا اشارہ کیا تو وہ کچن سے چلی گئی۔

''کیا میں اتنا برا ہوں مشعل......؟'' اس کا لہجہ بڑا گمبھیر تھا۔

''آپ بہت برے ہیں، آپ نے مجھ سے ناٹک کھیلا۔''

''اپنوں کے ساتھ ناٹک کرنے کا مزہ ہی اور ہے۔'' الطاف مسکرایا۔ مشعل وہاں سے جانے لگی تو الطاف نے اس کا بازو پکڑلیا۔

''فردِ جرم سنادی، صفائی کا موقع نہیں دوگی۔'' نہایت گمبھیر لہجے میں وہ بولا۔

''مجھے کوئی وضاحت نہیں چاہیے۔'' مشعل نے کہا۔

''مگر میں تو وضاحت دوں گا۔''

وہ اسے گھورتی رہی۔

''جب دادو نے مجھے تمہارے لیے پسند کیا تو یہی کہا کہ تمہیں کوئی پروپوزل پسند نہیں آتا۔ میں نے کہا میں ضرور مشی کو پسند آؤں گا مگر وہ بھی مجھے پسند آئی تو اور پھر میں نے کالج میں سوہنی ماہیوال ڈرامے کی تصویر دے دی، میں نے ڈرامے میں ماہیوال کا کردار ادا کیا تھا وہ گیٹ اپ والی تصویر تمہیں بھلا کیسے پسند آتی۔''

''پر آپ تو میٹرک فیل ہیں۔'' مشعل نے کہا۔

''تمہاری اطلاع کے لیے عرض ہے کہ میں نے ایگری کلچر میں ایم ایس سی اور ڈیری فارمنگ میں PHD کیا ہوا ہے۔''

مشعل حیرت سے اسے دیکھنے لگی۔

''تم نے مجھے صرف میرے حلیے کی وجہ سے ریجیکٹ کیا، میں یہاں آیا پھر سب سے میٹنگ ہوئی سب نے میرا ساتھ دیا اور مجھے پسند بھی کرلیا اور مشکل یہ تھی کہ مجھے بھی تم پہلی نظر میں بھا گئی تھیں ورنہ تو......''

''ورنہ تو کیا......؟'' مشعل نے پوچھا۔

''میں چلا جاتا...... تمہیں ریجیکٹ کر کے مگر کیا کروں کہ تم تو دل میں گھس گئی تھیں پہلی نظر میں تبھی تو صراحی گری تھی۔''

مشعل منہ پھیر کر مسکرانے لگی ہے۔

''اِدھر میرے سامنے مسکراؤ......'' الطاف نے محبت سے اس کا چہرہ اپنی طرف کیا۔

''ایسا بانکا اور سجیلا......'' وہ گنگنایا۔

''مجھے آپ اب بھی پسند نہیں۔'' مشعل نے کہا۔

''ایسا نہیں ہوسکتا کہ میں تمہیں پسند نہ ہوں ورنہ تم اتنے اطمینان سے میری بات نہ سنتیں...... مجھے یہ کہنے میں کوئی عار نہیں کہ تم بہت سطحی سی لڑکی ہو جو ظاہر کو پسند کرتی ہے مگر ڈیئر مشی ہر چمکتی شے سونا نہیں ہوتی...... انسان کا ظاہر تو کچھ بھی ہوسکتا ہے، اس کا پہناوا اچھا نہ ہو لب و لہجہ پسند نہیں آتا تو اسے اپنی پسند میں ڈھالا جاسکتا ہے...... مگر دل تو نہیں بدلے جاسکتے کہ دل اپنی پسند پر نہیں چلائے جاسکتے۔''

''کیا زندگی میں دل کی کوئی اہمیت نہیں ہے؟'' مشعل نے پوچھا۔

''ہے دل کی اہمیت......'' الطاف جلدی سے بولا۔ ''مگر دل تو اپنی من مانی کرتا ہے کسی کی نہیں سنتا جیسے میرا دل کہتا ہے دلہن میں لے کے جاؤں گا۔ قسم سے لے کے جاؤں گا۔'' الطاف ہنستے ہوئے بولا۔

''آپ بہت برے ہیں، مجھے اتنا رلایا ہے، بے وقوف بنایا۔''

''معافی بھی تو مانگ رہا ہوں۔'' وہ محبت سے بولا۔

''کب مانگی ہے معافی......؟'' مشعل گھورتے ہوئے بولی۔

''اتنی دیر سے وضاحتیں دے رہا ہوں یہی تو معافی ہوتی ہے۔''

''اچھا یہ معافی ہوتی ہے مسٹر اے ڈی تو جائیں ہم نے آپ کو معاف کیا......'' مشعل ہنستی ہوئی کچن سے بھاگ نکلی۔

الطاف احمد کا زندگی سے بھرپور قہقہہ اس کی سماعتوں میں گونجنے لگا۔